مفت تقسیم کے لیے

# اُردُو

## تیسری جماعت کے لیے

(بہ مطابق اُردو نصاب ۲۰۱۸ء)

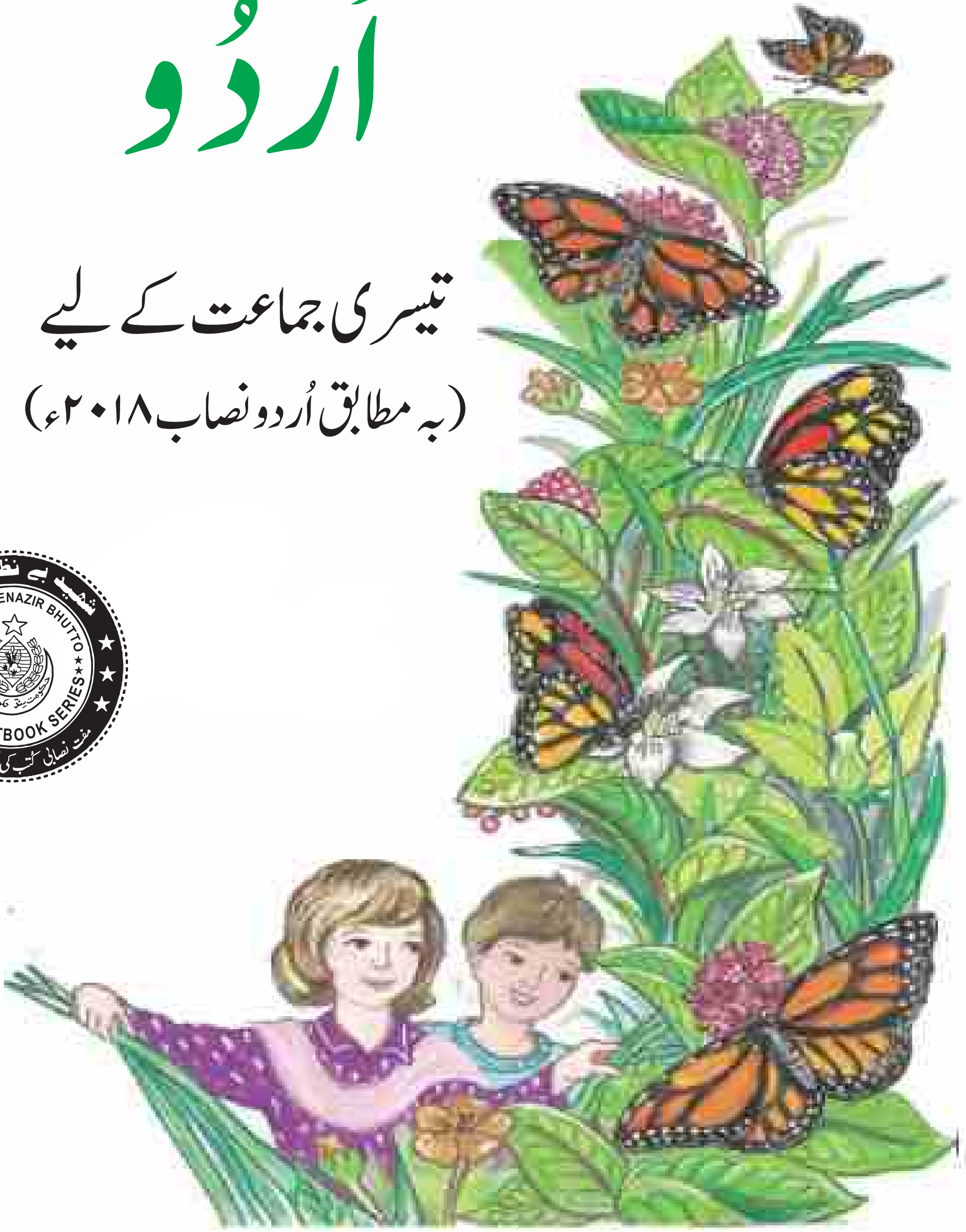

سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ، جام شورو

طبع کنندہ: احتشام پیکیجز (پرائیویٹ لمیٹڈ)، کراچی۔

جملہ حقوق بحق سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو محفوظ ہیں۔

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو، سندھ

منظور شدہ: نظامت نصاب جائزہ تحقیق جام شورو اور محکمہ تعلیم و خواندگی برائے اسکول سندھ

جائزہ شدہ: صوبائی کمیٹی برائے جائزہ درسی کتب و نصاب سندھ

مراسلہ نمبر SO(C)SELD/STBB-18/2021 مورخہ 30 مارچ 2021

**نگرانِ اعلیٰ**

احمد بخش ناریجو

چیئرمین، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ

**نگراں**

ناہید اختر

**مُصنفین**

ڈاکٹر شاہ انجم ✱ ناظم علی خان ماتلوی ✱ سعدہ سیما ✱ طاہرہ ناصر

ارشد محمود ✱ نوید مجتبیٰ ✱ شگفتہ جبین ✱ عظمیٰ شیخ

**صوبائی جائزہ کمیٹی**

سید مسرت حسین رضوی ✱ ڈاکٹر عتیق احمد جیلانی ✱ محمد وسیم مغل ✱ عطاء اللہ خان

حنا شکیل ✱ مشتاق انصاری

**مدیر** ڈاکٹر شذرہ حسین شر

**پروف خوانی** ڈاکٹر نثار احمد **السٹریشن** ساجدہ یوسف شیخ

طبع کنندہ: احتشام پیکجز (پرائیویٹ لمیٹڈ)، کراچی۔

# پیش لفظ

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جس کا فریضہ درسی کتب کی تیاری و اشاعت ہے۔اس کا اوّلین مقصد ایسی درسی کتب کی تیاری وفراہمی ہے جو نَسل نو کو شعور آ گہی اور ایسی صلاحیت بخشیں جن کے ذریعے وہ اسلام کے آفاقی نظریات، بھائی چارے، اسلام کے کارناموں اور اپنے ثقافتی ورثہ و روایات کی پاسداری کرتے ہوئے دورِ جدید کے نت نئے سائنسی، تکنیکی اور معاشرتی تقاضوں کا مقابلہ کر کے کامیاب زندگی گزار سکیں۔

اس اعلیٰ مقصد کی تکمیل کی غرض سے اہلِ علم، ماہرینِ مضامین، مدرّسینِ کرام اور مخلص احباب کی ایک ٹیم ہر سمت سے حاصل ہونے والی تجاویز کی روشنی میں ہماری درسی کتب کے معیار، جائزے اور ان کی اصلاح کے لیے ہمارے ساتھ پیہم مصروفِ عمل ہے۔

ہمارے ماہرین اور اشاعتی عملے کے لیے اپنے مطلوبہ مقاصد کا حصول اسی صورت میں ممکن ہے کہ ان کتب سے اساتذۂ کرام اور طلبہ و طالبات کما حقّہٗ استفادہ کریں۔علاوہ ازیں ان کی تجاویز و آراء ان کتب کے معیار کو مزید بہتر بنانے میں ہمارے لیے مُمِدّ و مُعاون ثابت ہوں گی۔

چیئرمین

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جامشورو، سندھ

# پڑھانے سے پہلے پڑھیے

مؤثر تدریس کے لیے ضروری ہے کہ اساتذہ نصاب میں درج مقاصد، مہارات، اور حاصلاتِ تعلم (Learning Outcomes) سے واقف ہوں لہٰذا تیسری جماعت کی اِس درسی کتابِ اُردو میں تمام اسباق کے آغاز میں نصابِ اُردو ۲۰۱۸ء کے تمام حاصلاتِ تعلم شامل کر دیے گئے ہیں، تا کہ اساتذہ انھیں ذہن میں رکھ کر تدریسی اقدامات عمل میں لائیں۔

مؤثر اور نتیجہ خیز تیاری کے لیے تیاری اور منصوبہ بندی ایک ضروری اَمر ہے۔ اس کے لیے ذیل میں چند عمومی "ہدایات برائے اساتذہ" درج کی جارہی ہیں۔

## نثری اسباق کی تدریس:

تدریسِ زبان کا مقصد چار بنیادی لسانی مہارتوں، سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا کا فروغ ہے کہ طلبہ اُردو زبان سن کر سمجھ سکیں، درست تلفظ اور لب ولہجے سے اُردو بول سکیں، سمجھ کر پڑھ سکیں اور درست املا میں لکھ کر اُردو میں اپنے خیالات، احساسات اور معلومات کا اظہار کر سکیں۔

نثری اسباق کا مقصد بچوں کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کر کے اِنھیں اُردو بولنے، پڑھنے، لکھنے اور سمجھنے کے قابل بنانا ہے۔ اس مقصد کے لیے سبق کی تدریس کے درج ذیل اقدامات تجویز کیے جاتے ہیں:

### ۱- سابقہ معلومات فعال کرنا (Activating Background Knowledge)

"معلوم سے نامعلوم" کے تدریسی اُصول کے تحت مختلف تدریسی تدابیر بہ روئے کار لائی جاسکتی ہیں جن میں طلبہ کو سبق کے عنوان پر لانے کے لیے سوال جواب کرنا، سبق سے متعلق تصاویر دکھانا، مختصر کہانی یا واقعہ سنانا وغیرہ شامل ہیں۔
مثلاً: سبق ٹی ٹوینٹی پڑھانے کے لیے کھیل سے متعلق سوالات کر کے یا مشہور کھلاڑیوں کی تصاویر دکھا کر یا کھیل سے متعلق مختصر کہانی یا واقعہ سُنا کر طلبہ کو نئے سبق اور نئی معلومات کی جانب راغب (Motivate) کیا جاسکتا ہے۔

### ۲- نئی معلومات کی تشکیل

**اس مرحلے پر درج ذیل اقدامات کیے جائیں:**

- ☆ درست تلفظ، لب ولہجے اور تاثرات سے مثالی بلند خوانی کیجیے۔
- ☆ بورڈ پر سبق کے نئے الفاظ مع اعراب تحریر کر کے اُن کے تلفظ و معانی بتائیے۔
- ☆ روزانہ مختلف طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کرائیے تاکہ ہر طالب علم / طالبہ علم بلند خوانی کر کے آموزش عمل میں

شامل ہو۔ طلبہ کی بلند خوانی میں الفاظ کی غلط ادائی پر درمیان میں درستی نہ کیجیے، بلکہ اغلاط کی نشان دہی بورڈ پر کرتے جائیے اور جب تمام طلبہ بلند خوانی کر لیں تو غلطیوں کی اصلاح کیجیے۔ اس کے لیے درج ذیل طریقوں میں سے کوئی ایک طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے:

- **الف بائی طریقہ (Alphabetical Method):** مثلاً اگر طلبہ نے لفظ "عِلم" کو "عَلم" ادا کیا ہے تو لفظ بورڈ پر واضح انداز میں لکھ کر اس طرح ادا کروائیے:

عین لام زیر عل، میم ساکن، عِلم

- **صوتی طریقہ (Phonetic Method):** صوتی طریقہ اختیار کرتے ہوئے حروف کے ناموں کی بہ جائے آوازوں کو ملا کر لفظ ادا کروائیے:

/عِ/، /ل/، /م/ عِلم

☆ بلند خوانی کے بعد خاموش خوانی (Silent Reading) کے لیے طلبہ کو گروپوں (Groups) میں تقسیم کر کے سبق کے مختلف پیراگراف تفویض کیجیے۔ ساتھ ہی ہر پیراگراف سے متعلق سوالات بنا کر کارڈ (cards) کی شکل میں یا بورڈ پر تحریر کیجیے کہ طلبہ یہ سوالات ذہن میں رکھ کر دیا گیا پیراگراف اپنے اپنے گروپ میں مل کر پڑھیں۔ بات چیت اور معلومات کے تبادلے کے ساتھ سوالوں کے جواب نوٹ کر کے کمرۂ جماعت میں پیش کریں (Presentation)۔ ہر گروہ کی پیش کش کے بعد ضروری اصلاح اور بازرسی (Feed Back) فراہم کیجیے۔

## خلاصۂ سبق (Sum–up)

آخر میں اعادے کے لیے سبق کی اہم معلومات، تصورات اور نکات مختصراً دہرائیے۔ اس مقصد کے لیے طلبہ سے سوال جواب بھی کیے جاسکتے ہیں۔

## جانچ (Assessment)

طلبہ کی تفہیم کی جانچ دو طریقوں سے کی جاسکتی ہے: ایک دورانِ تدریس جانچ (Formative Assessment) جس میں سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی مختلف سرگرمیوں کے دوران ہی واضح ہو جاتا ہے کہ طلبہ تصورات سمجھ رہے ہیں یا نہیں۔ دوسرا طریقہ اختتامی کُلی جانچ (Summative Assessment) ہے جو سبق کے اختتام پر زبانی / تحریری سوالات کی صورت میں پیراگراف / نوٹ لکھوا کر بھی کی جاسکتی ہے۔

## گھر کا کام(Home Assignment):

آخر میں تصورات و معلومات پختہ کرنے کے لیے گھر کا کام(Home Assignment) تفویض کیجیے۔

## نظم کی تدریس

نظم کی تدریس کا مقصد تصورات و معلومات کی فراہمی سے زیادہ بچوں کے ذوقِ جمال اور قوّتِ متخیلہ کو ابھارنا ہے اور نظم پڑھنے میں لطف اندوزی پیدا کرنا ہے۔ نظم کی تدریس میں بھی نثری اسباق کے اقدامات و مراحل ہی اختیار کیجیے۔ تاہم نظم پڑھنے میں تحت اللفظ، لَے، آہنگ اور ترنم کا خیال رکھیے اور اس میں طلبہ کی فعال شرکت(Active Participation) کو یقینی بنائیے۔

نظم پڑھنے کے دوران تلفظ و معانی کا ذکر نہ کیجیے بلکہ نئے الفاظ کے تلفظ و معانی نظم پڑھنے سے پہلے ہی بتا دیجیے تاکہ دورانِ نظم خوانی پڑھنے کا لطف متاثر نہ ہو۔

## طلبہ مرکز طریقہ(Student Centered Approach)

یہ طریقہ اختیار کرتے ہوئے فعال آموزش(Active learning) پر مبنی تدابیر اپنائیے جن میں طلبہ کی بھرپور شرکت ہوتی ہے جب کہ استاد کا، کام سہولیات فراہم کرنے والا(Facilitator) ہوتا ہے۔

## تدریسِ قواعد

تدریسِ قواعد کے سلسلے میں دو طریقے رائج ہیں۔ ایک طریقہ استخراجی طریقہ(Deductive Method) کہلاتا ہے جس میں کسی قواعد پہلو مثلاً اسم، صفت، ضمیر وغیرہ کی تعریف بتاتے ہیں اور اس کے بعد مثالیں دی جاتی ہیں۔ اس طریقے کی خامی یہ ہے کہ یہ طلبہ کو تعریف رٹنے(Rot-Memorization) کی طرف لے جاتا ہے جب کہ دوسرا طریقہ استقرائی طریقہ(Inductive Method) ہے جس میں پہلے مثالیں دی جاتی ہیں، اس کے بعد تعریف بتائی جاتی ہے۔

مثلاً اسمِ ضمیر، پڑھانے کے لیے ایک مختصر عبارت بورڈ پر لکھیے:

"اسلم ایک ذہین لڑکا ہے۔ وہ صبح سویرے اُٹھتا ہے۔ اُسے کہانیاں پڑھنے کا شوق ہے۔"

طلبہ سے یہ عبارت پڑھوائیے اور سوال کیجیے کہ پہلے جملے میں لڑکے کا نام 'اسلم' موجود ہے جب کہ دوسرے جملوں میں اسلم کی جگہ کون سے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں؟ طلبہ کے جوابات کے بعد اُنھیں بتائیے کہ نام کی جگہ استعمال ہونے والے لفظ 'ضمیر' کہلاتے ہیں۔

استقرائی طریقہ، استخراجی طریقے کے مقابلے میں زیادہ فطری، مؤثر اور قابلِ فہم ہے۔

# فہرست


| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | حمد (نظم) | ۸ |
| ۲ | حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ | ۱۱ |
| ۳ | نعت (نظم) | ۱۷ |
| ۴ | حاکم ایسے ہوتے ہیں | ۲۰ |
| ۵ | حضرت علیؓ | ۲۴ |
| ۶ | قائدِ اعظمؒ (نظم) | ۲۸ |
| ۷ | علامہ اقبالؒ | ۳۳ |
| ۸ | چاند (نظم) | ۳۸ |
| ۹ | حسن علی آفندی | ۴۱ |
| ۱۰ | ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی (نظم) | ۴۷ |
| ۱۱ | اُداس ہاتھی | ۵۲ |
| ۱۲ | زمین ایک عظیم نعمت ہے | ۵۷ |
| ۱۳ | محنت کر (نظم) | ۶۱ |
| ۱۴ | ہماری آزادی | ۶۴ |
| ۱۵ | ٹی ٹوئنٹی | ۶۹ |
| ۱۶ | ہماری محبّت وطن کے لیے (نظم) | ۷۲ |
| ۱۷ | اچّھی باتیں | ۷۵ |
| ۱۸ | میں اچھّا بنوں گا (نظم) | ۷۹ |
| ۱۹ | صحت وصفائی | ۸۲ |
| ۲۰ | تیوہار | ۸۸ |
| ۲۱ | ماں باپ (نظم) | ۹۴ |
| ۲۲ | تصویری کہانی | ۹۶ |
| ۲۳ | بُوجھو تو جانیں! | ۹۹ |
| ۲۴ | ذرا مسکرائیے | ۱۰۰ |
| ۲۵ | دُعا | ۱۰۳ |
| ۲۶ | فرہنگ | ۱۰۵ |

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

**حاصلاتِ تعلّم**

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- نظم سن کر از خود پڑھنے کے لیے راغب ہو سکیں۔
۲- نظم سن کر اجتماعی طور پر ترنم سے سنا سکیں۔
۳-اشعار کا مطلب سمجھ سکیں۔
۴- معنی کے لحاظ سے متضاد الفاظ کا باہمی فرق سمجھ سکیں۔

# حمد

خدا کا نام لو ہر آن بچّو! — اُسی نے دی ہے تم کو جان بچّو!
بنایا ہے تمھیں انسان بچّو! — اُسی کے ہیں سب احسان بچّو!
خدا کا نام لو ہر آن بچّو!

اگر بیٹھے ہو کوئی کام لے کر — کرو پورا خدا کا نام لے کر
اُسی کا نام صبح و شام لے کر — کرو مشکل کو تم آسان بچّو!
خدا کا نام لو ہر آن بچّو!

وہی سب کی عبادت کے ہے لائق — وہی ہے سب کا مالک سب کا خالق
وہی ہے سب کا آقا سب کا رَازِق — بڑی ہے سب سے اس کی شان بچّو!
خدا کا نام لو ہر آن بچّو!

نظر تم پر خدا کی ہر گھڑی ہے — عنایت اس کی بندوں پر بڑی ہے
نہ گھبراؤ جو مشکل آ پڑی ہے — کہ سب ہو جائے گی آسان بچّو!
خدا کا نام لو ہر آن بچّو!

(مولانا حامد حسین قادری)

# مشق

**سوال نمبر ۱:** درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) ہمیں ہر آن کس کس کا نام لینا چاہیے؟

(ب) کس کی شان سب سے بڑی ہے؟

(ج) ہر کام کے آغاز میں اللہ کا نام لینے سے کیا ہوتا ہے؟

(د) ہم سب کا مالک کون ہے؟

(ہ) اگر کوئی مشکل آپڑے تو کیا کرنا چاہیے؟

☆ درج ذیل الفاظ پڑھیے:

| الف | ب |
|---|---|
| دن | رات |
| زمین | آسمان |
| اچھّا | برا |
| چھوٹا | بڑا |

☆ "الف" کے تحت لکھے گئے الفاظ مفہوم کے لحاظ سے "ب" میں لکھے گئے الفاظ کی ضد ہیں۔ ایسے الفاظ جن کے معنی ایک دوسرے کے اُلٹ ہو، انھیں "متضاد الفاظ" کہتے ہیں۔

**سوال نمبر ۲:** درج ذیل الفاظ کو ان کے متضاد الفاظ سے ملائیے:

| | |
|---|---|
| صبح | حیوان |
| مشکل | غلام |
| مالِک | آسان |
| انسان | شام |

**سوال نمبر ۳: درج ذیل مصرعے دُرست ترتیب سے لکھیے:**

(الف) نام لو ہر آن بچّو خدا کا

(ب) تم پر خدا کی ہر گھڑی ہے نظر

(ج) نہ گھبراؤ جو آپڑی ہے مشکل

(د) اسی نے ہے تم دی کو جان بچّو

(ہ) لائق وہی سب کی عبادت کے ہے

**سوال نمبر ۴: درج ذیل الفاظ اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:**

| الفاظ | جملے |
|---|---|
| خدا | |
| احسان | |
| خالق | |
| رازق | |
| عبادت | |

**سرگرمیاں:**

۱- طلبہ حمد کو خوش خط لکھیں اور ایک دوسرے کو سنائیں گے۔

۲- طلبہ حمد "کورَس" کی شکل میں ترنّم سے پڑھیں گے۔

**برائے اساتذہ**

۱- درست تلفظ، لَے، آہنگ اور تاثر سے نظم کی مثالی بلند خوانی کیجیے۔

۲- طلبہ کے درمیان حمد سُنانے کا مقابلہ کرائیے۔

۳-دورانِ نظم خوانی طلبہ جن الفاظ کا تلفّظ غلط ادا کریں اُنھیں بورڈ پر لکھتے جایئے اور آخر میں بہ مع اعراب اُن کی اصلاح کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ :

۱- سبق میں ذکر کردہ چیزوں کے نام خوش خط لکھ سکیں۔
۲- بول چال میں شامل سادہ الفاظ اور جملے سن کر ان پر ردِّ عمل کا اظہار کر سکیں۔
۳- نثر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیم اور تعبیر پر مبنی سوالات کے جواب دے سکیں۔
۴- دیے گئے موضوع پر تقریر یاد کر کے اعتماد کے ساتھ جماعت کے سامنے پیش کر سکیں۔
۵- عبارت سُن کر اس میں رموزِ اوقاف کا ادراک کر سکیں۔
۶- اپنے کاموں کی زبانی وضاحت کر سکیں۔

# حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین

صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش ۱۲ ربیع الاوّل بہ مطابق ۲۰/اپریل ۵۷۱ء بہ روز پیر موسمِ بہار میں ہوئی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دادا عبد المطّلب نے آپ کا نام محمّد صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور والدہ نے احمد رکھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے والدِ ماجد کا انتقال آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادت سے قبل ہی بہ حالت سفر مدینہ منورہ میں ہو چکا تھا اور جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر چھے برس تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی والدہ کا بھی انتقال ہو گیا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دادا عبد المطلب نے پالا۔ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر آٹھ سال ہوئی تو دادا بھی انتقال فرما گئے۔ اس کے بعد چچا ابو طالب نے پرورش کی۔

بارہ سال دو ماہ کی عمر میں حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ تجارت کی غرض سے ملک شام کی طرف پہلا سفر کیا۔ ۱۵ سال سات ماہ کی عمر میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے قبیلے قریش اور ایک دوسرے قبیلے قیس کے درمیان ہونے والی جنگ میں حصّہ لیا لیکن اس لڑائی میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی پر ہاتھ نہ اُٹھایا، اس جنگ کے بعد عرب کے چند قبائل نے ان جنگوں سے تنگ آ کر یہ معاہدہ کیا کہ آیندہ ذاتی فائدے کے لیے لڑنے کے بہ جائے صرف مظلوم کی مدد کی جائے گی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے پسند فرماتے ہوئے اس میں شرکت فرمائی۔ اس معاہدے کو "حِلفُ الفُضُول" کہتے ہیں۔

حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ غریبوں کی مدد کرتے، بے سہارا لوگوں کو سہارا دیتے۔ جو وعدہ کرتے، اسے ضرور پورا کرتے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سچّائی اور ایمان داری کے سبب مکے کے لوگ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو "صادق" اور "امین" کے لقب سے پکارتے تھے۔

حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غلاموں کے بارے میں آقاؤں کو ہدایت دی: "لوگو! جو خود کھاؤ، وہ انھیں بھی کھلاؤ۔ جیسا کپڑا خود استعمال کرو، ویسا ان کے لیے بھی تیار کراؤ، یہ تمھارے بھائی ہیں۔" غلام کو بھائی قرار دے کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حاکم اور محکوم کے درمیان کھڑی دیوار گرا دی۔ حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دس سال خدمت کی، لیکن مجھے کبھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُف تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور جس کام کو میں نہ

کرتا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ یہ نہ فرماتے کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔

حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا معمول تھا کہ گھر میں داخل ہوتے تو پہلے سلام کرتے اور ایسا انداز ہوتا کہ سونے والے بیدار نہ ہوں اور جو بیدار ہوں، سلام کی آواز سن لیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گھر کے کاموں میں بھی حصّہ لیتے تھے۔ بکری کا دودھ دَوہ لیتے، نَعلَینِ مبارک سِی لیتے۔ گھر میں جو کھانا تیار ہوتا، حاضر کر دیا جاتا۔ آپ تناوُل فرماتے، کھانے میں کوئی عیب نہ نکالتے، دن کے کھانے کے بعد کچھ دیر آرام فرماتے، عشاء کی نماز کے بعد غیر ضروری جاگنے کو ناپسند کرتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بستر بالکل معمولی ہوتا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی اور کبھی چمڑا ابھرا ہوتا۔

حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے اچھّے ہوں۔" آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بچّوں سے بہت محبت تھی، راستے میں بچّے کھیلتے ہوئے مِل جاتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان کو سلام کرتے۔ گھر میں بچّوں کے ساتھ خوش مزاجی سے پیش آتے، ان کو کاندھے پر بٹھاتے، گود میں لیتے، پیار کرتے، چُومتے۔ جان وروں سے شَفقت فرماتے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی چڑیا کے گھونسلے سے اس کے بچّے کو اٹھالائے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے فورًا یہ کہہ کر واپس رکھوادیا کہ چڑیا پریشان ہورہی ہوگی۔

ایک کامل انسان کی تمام خوبیاں حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں موجود رہیں۔ بے شک پیغمبرِ اسلام کی زندگی اپنی مثال آپ ہے اور ہمارے لیے راہِ ہدایت ہے۔

# مشق

**سوال نمبر ۱:** درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ واقعۂ فیل کے کتنے دن بعد عرب کے کس شہر میں پیدا ہوئے؟

(ب) والدہ کے انتقال کے وقت حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمرِ مبارک کیا تھی؟

(ج) والدہ کی وفات کے بعد حضرت محمّد رسول اللہ خاتم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کس نے کی؟

(د) حِلفُ الفضول کسے کہتے ہیں؟

(ہ) غلاموں کے لیے ان کے آقاؤں کو نبی رحمت حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا درس دیا؟

(و) حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بچّوں سے کیسا برتاؤ کرتے تھے؟

**سوال نمبر ۲:** درج ذیل سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا نام احمد رکھا:

(الف) والدہ نے (ب) دادا نے (ج) چچا نے (د) پھوپھی نے

(۲) حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش میں زیادہ تر حصّہ ہے:

(الف) والدہ کا (ب) دادا کا (ج) چچا کا (د) والد کا

(۳) حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کو صادق اور امین کا لقب ملنے کی وجہ ہے:

(الف) مظلوموں کی مدد (ب) وعدا پورا کرنا

(ج) اچھے اخلاق (د) سچّائی اور ایمان داری

(۴) "کامل ایمان" کا مطلب ہے:

(الف) مکمل ایمان (ب) نصف ایمان

(ج) چوتھائی ایمان (د) جزوی ایمان

(۵) ان میں درست اعراب والا لفظ ہے:

(الف) حَلَفَ الفُضُول (ب) حَلفُ الفَضُول

(ج) حُلَفُ الفُضُول (د) حِلفُ الفَضُول

**سوال نمبر ۳:** **درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے:**

اخلاق، زندگی، سادگی، عمل، پرورش

**سوال نمبر ۴:** **درج ذیل الفاظ میں سے دُرست لفظ چن کر جملے مکمل کیجیے:**

محبّت – شفقت – وعدہ – اخلاق – ۱۲ ربیع الاول

(الف) حضرت محمّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَلَّمَ ............ کو پیدا ہوئے۔

(ب) حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَلَّمَ بہت اعلیٰ ............ کے مالک تھے۔

(ج) حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَلَّمَ جو ............ کرتے، اسے ہمیشہ پورا کرتے۔

(د) حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بچّوں سے بے انتہا ............ کرتے تھے۔

(ہ) حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جان وروں سے............ فرماتے تھے۔

**سوال نمبر ۵:** درج ذیل الفاظ خوش خط لکھیے اور دُرست تلفظ سے ادا کیجیے:

کھانا بِستر کپڑا کھجور دیوار نَعْلَین

**سوال نمبر ٦:** حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کے حوالے سے دس جملے لکھیے۔

**سرگرمی:** طلبہ اپنی پسندیدہ شخصیت کے بارے میں معلومات جمع کر کے کمرۂ جماعت میں اپنے ساتھیوں کے سامنے پیش کریں گے اور بتائیں گے کہ اُنھوں نے یہ معلومات کس طرح جمع کیں۔

**برائے اساتذہ**

۱- درست تلفظ، لب و لہجے اور تاثرات سے مثالی بلند خوانی کیجیے۔ بعد ازاں چند طلبہ سے سبق پڑھوائیے۔ بلند خوانی کے بعد اصلاحِ تلفظ کرائیے۔ تفہیمِ عبارت سے قبل نئے الفاظ کے معنی اور جملوں میں ان کا استعمال کرائیے۔

۲- طلبہ کے درمیان سیرتِ طیّبہ کے موضوع پر ایک تقریری مقابلہ کرائیے۔

۳- حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیّبہ کے دیگر پہلوؤں پر بھی طلبہ سے بات چیت کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱-بلند خوانی سن کر خود کو پڑھنے کے لیے تیار کر سکیں۔

۲-یاد کی ہوئی عبارت / نظم درست لکھ سکیں۔

۳-نظم کے ابتدائی رموز جان کر نمونہ تیار کر سکیں۔

۴-شعر یا نظم سن کر / پڑھ / لکھ کر اس کا مطلب بیان کر سکیں۔

# نعت

## حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

جب وہ سفر پر جایا کرتے
بادل سر پر سایہ کرتے

ان کا نام لَبوں پر آئے
میٹھا مُنھ ہو جائے

اُن کے بول بَہاروں جیسے
اور اَصحابؓ ستاروں جیسے

اُن سا پیارا اور نہ کوئی
اُن سے بچھڑ کر لکڑی روئی

اُن کی ذات اِک شہر نِرالا
عِلم اس شہر کا رہنے والا

صَادق اور اَمین وہی ہیں
طٰہٰ اور یٰسین وہی ہیں

مَولا کی پہچان وہی ہیں
سب سے بڑے انسان وہی ہیں

وہ مہمانِ عرشِ معلّٰی
شانِ محمّدؐ اللہ اللہ

رَحمت اُن کی عالَم عالَم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

(انوؔر مسعود)

## مشق

**سوال نمبر ا:** درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) اس نعت میں حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کِس کِس سے نام سے پکارا گیا ہے؟

(ب) حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلیٰ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بچھڑ کر کون رویا؟

(ج) بادل حضرت محمّد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر سایہ کیوں کرتے تھے؟

(د) علم کا شہر کسے کہا گیا ہے؟

**سوال نمبر ۲:** نعت کے مطابق شعر مکمل کیجیے:

(الف) اُن کا نام لَبوں پر آئے ____________________

(ب) اُن کے بَول بہاروں جیسے ____________________

(ج) مولا کی پہچان وہی ہیں ____________________

(د) رحمت اُن کی عالَم عالَم ____________________

**سوال نمبر ۳:** یہ نعت یاد کر کے خوش خط لکھیے۔

## سوال نمبر ۴: درج ذیل الفاظ کے معنیٰ لکھ کر جملے بنائیے:

| الفاظ | معنیٰ | جملے |
|---|---|---|
| سایہ | | |
| مِیٹھامیٹھا | | |
| صَادق | | |
| امین | | |
| مہمان | | |

**سرگرمی:** طلبہ اِس نعت کو ذہن نشیں کرتے ہوئے نثر میں خاتم النبیین حضور پاک صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعلیٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعریف لکھیں گے۔

**برائے اساتذہ**

۱- جذبے، تاثرات اور آہنگ سے نعت کی مثالی بلند خوانی کیجیے۔

۲- منتخب طلبہ سے نعت کی بلند خوانی کرائیے تاکہ اُن میں شعر خوانی اور مطالعۂ نظم کا شوق پیدا ہو۔

نظم کے چوتھے شعر کی وضاحت میں بچّوں کو بتائیے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ مسجد نبوی کی چھت کھجور کے تنوں پر بنائی گئی تھی۔ نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعلیٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب خطبے کے لیے تشریف لاتے تو آپ ان میں سے ایک تنے کے پاس کھڑے ہو جاتے۔ لیکن جب آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعلیٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لیے منبر بنا دیا گیا تو آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعلیٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس پر تشریف لائے۔ پھر ہم نے اس تنے سے رونے کی آواز سنی۔ آخر جب نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعلیٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قریب آکر اس پر ہاتھ رکھا تو وہ چُپ ہوا۔
(صحیح بخاری، حدیث نمبر ۳۵۸۵، باب فضیلتوں کے بیان میں)

**حاصلاتِ تعلّم** اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- عبارت سن کر اس میں رموزِ اوقاف کا ادراک کر سکیں۔
۲- مرکب جُملے سن کر اس کے الفاظ علیحدہ علیحدہ شناخت کر سکیں۔
۳- واقعہ سُن کر اس کا اختصار / خلاصہ کر سکیں۔
۴- لکھے ہوئے سادہ پیغامات، ہدایات اور عبارات سمجھ کر روانی سے پڑھ سکیں۔
۶- مرکب جملہ سُن کر اس کے الفاظ کی تعداد بتا سکیں۔
۷- گفتگو کے دوران آداب واخلاق کا لحاظ رکھ سکیں۔

# حاکم ایسے ہوتے ہیں

مسلمانوں کے خلیفہ خطبے کے لیے کھڑے ہوئے تو ایک شخص اُٹھا اور کہنے لگا: جناب! ہم آپ کی کوئی بات نہیں سنیں گے، کیوں کہ آپ کے کُرتے میں جو کپڑا لگا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے جتنا دوسرے مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ آپؓ یہ بتائیے کہ آپؓ نے زیادہ کپڑا کیوں لیا؟

خلیفہ نے کہا: "اس سوال کا جواب میرا بیٹا دے گا۔" خلیفہ نے اپنے بیٹے کو سب کے سامنے بلایا۔ بیٹے نے کہا: "میرے والد کو بھی اُتنا ہی کپڑا ملا تھا جتنا ہر مسلمان کو، لیکن والد صاحب کا قد لمبا ہے، وہ کپڑا ان کے کُرتے کے لیے ناکافی تھا اس لیے میں نے اپنے حصّے کا کپڑا بھی والد صاحب کو دے دیا، جس سے ان کا کُرتا تیار ہو گیا۔" خلیفہ نے سب کے سامنے اس شخص کی ہمّت کی تعریف کی۔

ایک مرتبہ یہی خلیفہ اپنے ایک غلام کے ساتھ مدینہ شریف سے بَیْتُ الْمقدس کا سفر کر رہے تھے۔ سواری ایک تھی، اس لیے کچھ دیر خلیفہ خود اونٹ پر سوار ہوتے اور غلام پیدل چلتا۔ پھر کچھ دیر غلام کو اونٹ پر بِٹھاتے اور خود پیدل چلتے۔ پورا سفر اسی طرح طے کیا۔ جب شہر قریب آیا تو اتفاق سے اونٹ پر بیٹھنے کی باری غلام کی تھی۔ انھوں نے غلام کو اونٹ پر بٹھایا اور خود اُونٹ کی مُہار پکڑے شہر میں داخل ہوئے۔ جب

لوگوں کو یہ پتا چلا کہ خلیفہ مُہار پکڑے چل رہے ہیں اور غلام سوار ہے تو وہ حیران رہ گئے۔

ایک مرتبہ مدینے میں قحط پڑ گیا۔ لوگ بھوک سے مرنے لگے۔ خلیفہ نے لوگوں کی خوراک کا انتظام خود سنبھال لیا۔ جب تک قحط رہا انھوں نے بھی گھی اور گوشت استعمال نہ کیا۔

اِنھی خلیفہ سے ایک بار کسی دیہاتی نے ایک علاقے کے گورنر کے بیٹے کی شکایت کر دی۔ خلیفہ نے انصاف کی خاطر گورنر اور اس کے بیٹوں کو بلایا۔ سب حاضر ہو گئے۔ خلیفہ نے اس دیہاتی سے ملزم کی پہچان کروائی۔ پھر گورنر کے بیٹے سے پوچھا: "تم نے اس دیہاتی کو کیوں مارا؟" گورنر کا بیٹا کوئی جواب نہ دے سکا۔ خاموشی پر خلیفہ کو یقین ہو گیا کہ دیہاتی سچّا ہے۔ گورنر کے سامنے خلیفہ نے اس دیہاتی کو اپنا کوڑا دیا اور اس سے کہا "اب تم اس سے اپنا بدلہ لو۔" دیہاتی نے گورنر کے سامنے اس کے بیٹے کو کوڑے مار کر اپنا بدلہ لے لیا۔

پیارے بچّو! حاکم ہو کر خادم کی طرح کام کرنے والے یہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

## مشق

**سوال نمبر ۱:** درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) ایک شخص نے حضرت عمر فاروقؓ کی بات سننے سے کیوں انکار کیا؟

(ب) حضرت عمر فاروقؓ کے بیٹے نے اس شخص کو کیا جواب دیا؟

(ج) حضرت عمر فاروقؓ اور ان کے غلام نے اونٹ پر باری باری کیوں سواری کی؟

(د) بیت المقدس کے لوگ کیا دیکھ کر حیران رہ گئے؟

(ہ) حضرت عمر فاروقؓ نے دیہاتی کو کس طرح انصاف دلایا؟

(و) حضرت عمر فاروقؓ مسلمانوں کے کون سے خلیفہ تھے؟

سوال نمبر۲: جملے بنائیے:

کام یاب ، برابر، ہمّت ، کُرتا ، اِتفاق ، شکایت

سوال نمبر۳: لفظوں کے حروف الگ الگ کر کے لکھیے، جیسے کپڑا: ک-پ-ڑ-ا

بدلہ، خلیفہ، شخص، یقین، اونٹ

☆ واحد: جو لفظ تعداد میں کسی ایک چیز، ایک جگہ یا ایک شخص کو ظاہر کرے اسے واحد کہتے ہیں۔

جیسے: لڑکا، کتاب، کرسی

جمع: جو لفظ تعداد میں ایک سے زیادہ چیزوں، جگہوں یا اشخاص کو ظاہر کرے اسے جمع کہتے ہیں۔

سوال نمبر۴: ان لفظوں کی جمع لکھیے:

| الفاظ | جمع |
|---|---|
| شہر | |
| خلیفہ | |
| غلام | |
| جواب | |
| بات | |

☆ ان جملوں کو غور سے پڑھیے:

آج اتوار ہے۔ میں نے کام مکمل کر لیا ہے۔ ہم کھیل رہے ہیں۔

ان جملوں میں تین الگ الگ باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ہر بات کے ختم ہونے پر ایک نشان (۔) لگایا گیا ہے۔ اسے ختمہ کہا جاتا ہے۔ یہ علامت مکمل جملے کے خاتمے پر لگائی جاتی ہے۔

سوال نمبر۵: سبق سے تین ایسے جملے تلاش کر کے لکھیے جن کے بعد ختمہ لگا ہوا ہے۔

**سوال نمبر ۶:** **خالی جگہوں میں درست لفظ لکھیے:**

قحط سامنے ادب گورنر دوسرے

(الف) حضرت عمر فاروقؓ مسلمانوں کے............. خلیفہ تھے۔

(ب) وہ شخص خلیفہ کے سامنے............. سے کھڑا ہوا۔

(ج) خلیفہ نے سب کے............. اس شخص کی تعریف کی۔

(د) ایک بار مدینے میں............. پڑا۔

(ہ) خلیفہ نے............. کے بیٹے کو کوڑے لگوائے۔

**سرگرمیاں:**

۱- طلبہ کمرۂ جماعت میں اسلامی واقعات سنائیں گے۔

۲- طلبہ کمرۂ جماعت میں درج ذیل کرداروں کے رول پلے (Role Play) اختیار کرنے کے ذریعے "آداب و گفتگو" کا عملی مظاہرہ پیش کریں گے۔

☆ اُستاد / اُستانی اور طالب علم / طالبہ

☆ دادا / دادی اور پوتا / پوتی

☆ دکان دار اور گاہک

**برائے اساتذہ**

۱- طلبہ کو خلفائے راشدین کے بارے میں معلومات فراہم کیجیے۔ نیز ان کو نیکی کرنے، ایمان داری اور سچائی کی ترغیب بھی دیجیے۔

۲- طلبہ کے تین گروپ بنائیے۔ ایک گروپ کو پیغامات، دوسرے گروپ کو ہدایات اور تیسرے گروپ کو چند عبارات دیجیے اور انھیں رَوانی سے پڑھنے کی مشق کرائیے۔

۳- طلبہ سے سبق کے مرکب جملوں میں شامل نئے لفظوں کی علیحدہ علیحدہ شناخت کرائیے اور لفظوں کی تعداد معلوم کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- سوالوں کے مناسب الفاظ میں جواب دے سکیں۔

۲- جملے کی ساخت میں "زمانے" کی تبدیلی کر سکیں۔

۳- سبق سے متعلق جماعت میں گفتگو کر سکیں۔

۴- اپنی ذات سے متعلق کسی شے / فرد کے بارے میں لکھ سکیں۔

# حضرت علی رَضیَ اللہ تَعَالیٰ عَنہُ

حضرت علی رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ تھے۔ آپ رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ نے بہت سی جنگوں میں حصّہ لیا۔ آپ رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ انتہائی بہادری سے لڑے اور فتح حاصل کی۔ آپ رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ کی بہادری کی وجہ سے رسولِ پاک صلَّی اللہُ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وسلم نے آپ کو "اَسدُاللہ" یعنی "اللہ کا شیر" کہا۔ ایک دفعہ مدینے پر کافروں نے حملہ کر دیا۔ مسلمانوں نے مدینے کے باہر خندق کھود رکھی تھی۔ خندق

کی وجہ سے کافر مدینے میں داخل نہ ہو سکے۔ آخر ایک دن ایک بہت طاقت ور پہلوان نے خندق پار کرلی اور مسلمانوں کو مقابلے کے لیے للکارا۔ حضرت علی رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ، رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وسلم سے اجازت لے کر اس کے مقابلے کے لیے آگے بڑھے اور اس سے کہا: "میں نے سنا ہے کہ تو تین باتوں میں سے ایک بات ضرور پوری کرتا ہے۔" اُس نے جواب دیا "ہاں"۔

حضرت علی رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ نے فرمایا کہ میں تم سے تین باتیں کہتا ہوں۔ پہلی بات یہ کہ اسلام قبول کرلے۔ دوسری بات یہ کہ مسلمانوں سے مت لڑ اور واپس چلے جاؤ۔ تیسری بات یہ کہ "میرا مقابلہ کرو"۔ یہ بات سُن کر اس پہلوان کو غصہ آگیا۔ اس نے آپ رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ پر پوری طاقت سے تلوار کا وار کیا۔ آپ رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ نے پہلوان کا وار روک لیا۔ پھر بھی آپ رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ کی پیشانی زخمی ہوگئی۔ آپ رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ نے زخم کی پروانہ کی اور جواب میں اس کافر پر تلوار کا ایسا بھرپور وار کیا کہ اس کا خاتمہ ہوگیا۔

ایک مرتبہ آپ رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ اپنے خادم کے ساتھ کپڑا خریدنے بازار گئے۔ خادم سے کہا کہ وہ اپنے اور ان کے لیے کپڑا پسند کرے۔ خادم نے آپ رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ کے لیے اچھّا اور اپنے لیے معمولی کپڑا پسند کیا۔ پھر کپڑا لے کر آپ رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ درزی کے پاس گئے۔ آپ رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ نے درزی سے کہا کہ اچھے کپڑے کا جوڑا غلام کے لیے اور معمولی کپڑے کا جوڑا میرے لیے سی دے۔

یہودی کے خلاف ایک مقدمے کے دوران قاضی نے حکم دیا کہ کوئی ثبوت یا گواہ پیش کریں۔ حضرت علی رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ نے گواہ کے طور پر اپنے بیٹے اور غلام کو پیش کیا۔ قاضی نے ان کی گواہی کو تسلیم کرنے سے یہ کہہ کر انکار کردیا کہ ایک بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں قبول نہیں کی جاسکتی۔ اسی طرح غلام کی بھی۔ کیوں کہ وہ اپنے مالک کے خلاف گواہی نہیں دے سکتا۔

اس کے بعد قاضی نے فیصلہ یہودی کے حق میں دے دیا۔ زِرہ حضرت علی رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ کی تھی لیکن انھوں نے خلیفہ ہوتے ہوئے بھی قاضی کے فیصلے کو تسلیم کیا۔ اس بات کا یہودی پر بے حد اثر ہوا

اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔ حضرت علی رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ مسلمانوں کے خلیفہ بنے تو اُنھوں نے اسلامی حکومت کا انتظام بہت اچھے طریقے سے چلایا۔ آپ رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ غریب اور امیر کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرتے تھے۔

آپ رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ نے فرمایا:

☆ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔

☆ علم مال سے بہتر ہے۔

☆ علم کی خوبی اس پر عمل کرنے میں ہے۔

## مشق

**سوال نمبر ا: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:**

(الف) حضرت علی رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ مسلمانوں کے کون سے خلیفہ تھے؟

(ب) حضرت علی رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ کا لقب کیا تھا؟

(ج) حضورِ اکرم صلَّی اللہُ علیہ و علیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حضرت علی رَضیَ اللہ تعَالیٰ عَنہُ کو "اسد اللہ" کیوں کہا؟

(د) مدینے پر کافروں کے حملے کو روکنے کے لیے مسلمانوں نے کیا کیا؟

(ہ) عدالت نے کس کے حق میں فیصلہ دیا؟

**سوال نمبر ۲: خالی جگہوں کو دُرست الفاظ سے پُر کیجیے:**

(پہلوان - معمولی - یہودی - دوست)

(الف) ایک بہت طاقت ور ............... نے خندق پار کر لی۔

(ب) خادم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۂ کے لیے اچھّا اور اپنے لیے ............... کپڑا پسند کیا۔

(ج) قاضی نے فیصلہ ............... کے حق میں دے دیا۔

(د) غریب وہ ہے جس کا کوئی ............... نہ ہو۔

**سوال نمبر ۳: درج ذیل جملوں میں "ہے" کو "تھا" یا "تھی" اور ہو گا / ہو گی سے تبدیل کیجیے:**

| ہے | تھا / تھی | ہو گا / ہو گی |
|---|---|---|
| (الف) اسلم اسکول گیا ہے۔ | | |
| (ب) سعدیہ پڑھ رہی ہے۔ | | |
| (ج) لڑکا کھیل رہا ہے۔ | | |
| (د) ماں دوا پی رہی ہے۔ | | |

سرگرمیاں: ۱- طلبہ اخبارات میں شامل بچوں کے صفحات تلاش کر کے اُن کا مطالعہ کریں گے اور کمرۂ جماعت میں سنائیں گے۔

۲- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال خوش خط لکھیں گے۔

**برائے اساتذہ**

۱-ماضی، حال اور مستقبل کے جملے بنانے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

۲- طلبہ کو پڑھنے کے لیے کہانیاں اور اخبارات میں شامل بچّوں کے صفحات فراہم کیجیے۔

**حاصلاتِ تعلّم**

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- نظم سن کر از خود پڑھنے کے لیے راغب ہو سکیں۔
۲- ملتی جلتی آوازوں والے لفظوں میں تمیز کر کے انھیں ادا کر سکیں۔
۳- سادہ سابقوں، لاحقوں کی شناخت کر سکیں۔
۴- نظم سن کر اشعار کا مطلب سمجھ سکیں۔
۵- نظم پڑھنے کے دوران تفہیمی تدابیر اختیار کرتے ہوئے عبارت سمجھ سکیں۔
(تدریسی تدابیر: مکمل عبارت کا مفہوم اخذ کرنا، عبارت کو متعلقہ تصویر کے ذریعے سمجھنا وغیرہ)
۶- عبارت سُن کر اس کے نظم یا نثر ہونے کا تعیّن کر سکیں۔

# قائدِ اعظمؒ

ایک اک دل میں تو آباد
ایک اک لَب پر تیری یاد

تو نے جو بخشا ہم کو وطن
جان سے پیارا ہے یہ چمن

صدیوں میں ممکن وہ نہ تھا
لمحوں میں جو تو نے دیا

باغ کی کَلیاں، بُوٹے، پھول
ازبر سب کو تیرے اُصول

حسنِ اخوّت اور تنظیم
ہم کو ملی تجھ سے تعلیم

مُحکَم عزم، نظر بیدار
اپنے وطن سے ہم کو پیار

مُلک اور ملّت کی خاطر
جان ہماری ہے حاضر

قائدِاعظم زندہ باد
اپنا وطن پائندہ باد

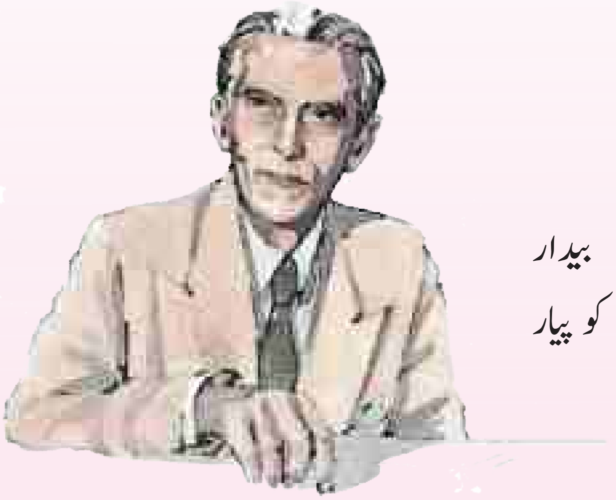

(شاعر لکھنوی)

## مشق

**سوال نمبر۱:** درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) پاکستان کے بانی کون ہیں؟

(ب) قائدِاعظمؒ کے مشہور اُصول کون سے ہیں؟

(ج) اپنے ملک و قوم کی خاطر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

(د) نظم کے آخری شعر میں کون سے دو نعرے لکھے گئے ہیں؟

**سوال نمبر ۲:** درج ذیل سوالات کے دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) ہم سب یاد کرتے ہیں:

(الف) قوم کو (ب) وطن کو (ج) قائدِ اعظم کو (د) چمن کو

(۲) قائدِ اعظمؒ نے ہمارے لیے بنایا:

(الف) باغ (ب) وطن (ج) اُصول (د) پھول

(۳) 'عزم' کے معنی ہیں:

(الف) جذبہ (ب) ارادہ (ج) محبت (د) عزّت

(۴) ہم اپنے وطن کے لیے قربان کر سکتے ہیں:

(الف) جان (ب) شان (ج) وقت (د) دولت

(۵) "مِلّت" کے معنی ہیں:

(الف) محبت (ب) انسانیت (ج) میل جول (د) قوم

**سوال نمبر ۳:** درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

آباد، وطن، ممکن، تعلیم، لمحوں

**سوال نمبر ۴:** کالم "الف" میں شامل الفاظ کے ہم آواز الفاظ کالم "ب" میں تلاش کر کے ملائیے۔

| الف | ب |
|---|---|
| لب | چمن |
| جان | رب |
| وطن | شان |
| تعلیم | خاطر |
| حاضر | تنظیم |

☆ سابِقہ: جو لفظ یا حرف کسی لفظ سے پہلے لگایا جائے، اسے سابقہ کہتے ہیں۔

جیسے: خوب صورت میں "خوب" سابِقہ ہے۔

☆ لاحقہ: جو لفظ یا حرف کسی لفظ کے آخر میں لگایا جائے، اسے لاحِقہ کہتے ہیں۔

جیسے: ضرورت مند میں "مند" لاحقہ ہے۔

## سوال نمبر ۵: دیے گئے الفاظ سے سابِقے اور لاحقے الگ کیجیے:

### ☆ سابِقے

۱- خُوب سیرت ____________ ۲- بے حد ____________

۳- باادب ____________ ۴- ہم عمر ____________

۵- اَن پڑھ ____________

### ☆ لاحقے

۱- قلم دان ____________ ۲- گاڑی بان ____________

۳- خدمت گار ____________ ۴- عقل مند ____________

۵- شان دار ____________

## سوال نمبر ٦: خالی جگہ پُر کیجیے:

(الف) ایک اک دل میں تُو......................

(ب) صدیوں میں......................وہ نہ تھا

(ج) اپنے...................... سے ہم کو پیار

(د) ......................ہماری ہے حاضر

(ہ) اپنا وطن......................

**سرگرمی:** طلبہ درج ذیل جملوں کو دُرست تصویر سے ملائیں گے:

۱-پاکستان کے قومی شاعر علامہ اقبالؒ

۲-بانیِ پاکستان قائدِ اعظمؒ

۳-پاکستان کے پہلے وزیرِ اعظم لیاقت علی خانؒ

۴-قائدِ اعظمؒ کی چھوٹی بہن محترمہ فاطمہ جناحؒ

**برائے اساتذہ**

۱- نظم پڑھانے سے قبل طلبہ کی توجہ نظم کے ساتھ دی گئی تصاویر پر دلائیے اور سوالات کیجیے۔ مثلاً:

☆ اس صفحے پر کون کون سی تصویریں ہیں؟

☆ یہ تصویریں دیکھ کر کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ نظم کس کے بارے میں ہے؟

☆ کیا آپ نے قائدِ اعظمؒ کا مزار دیکھا ہے؟ وغیرہ

۲- طلبہ کو پاکستان بنانے والی اہم شخصیات کے بارے میں معلومات فراہم کیجیے۔

۳- درسی کتاب سے مثالیں دے کر طلبہ کو نظم و نثر کا فرق بتائیے۔

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- مشہور شخصیات کے حالات سن کر / پڑھ کر ان کی خوبیاں بتا سکیں۔
۲- ہجری اور عیسوی سن درست بتا سکیں۔
۳- مرکب جملے روانی سے ادا کر سکیں۔
۴- مکالمہ پڑھ کر نتائج اخذ کر سکیں۔
۵- بچوں کے ٹی وی پروگراموں پر اپنی رائے دے سکیں۔
۶- تذکیر و تانیث کا فرق جملوں میں واضح کر سکیں۔
۷- اخبارات میں شامل بچّوں کے صفحات تلاش کر کے ان کا مطالعہ کر سکیں۔

# علّامہ اقبالؒ

(اُستاد کمرۂ جماعت میں داخل ہوتے ہوئے) اَلسّلامُ علیکم پیارے بچّو!

(تمام بچّے کھڑے ہو کر جواب دیتے ہوئے) وَعلیکم السَّلام!

پیارے بچّو! میرے ہاتھ میں جو تصویر ہے، کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟

جی ہاں! یہ علّامہ اقبالؒ کی تصویر ہے۔ (بچّوں نے ایک ساتھ کہا)

اُستاد (تصویر کو بورڈ پر لٹکاتے ہوئے) علّامہ اقبالؒ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

انجم: میں بتاؤں گا۔

زین: نہیں پہلے میں بتاؤں گا۔

راشدہ: جناب! مجھے اجازت دیجیے۔

ماسٹر صاحب: اچھا بھئی! سب کو باری باری موقع دیا جائے گا۔ چلیں راشدہ! پہلے آپ بتائیے۔

راشدہ: علاّمہ اقبالؒ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو سیال کوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ آپ کو بچپن ہی سے پڑھنے لکھنے کا بہت شوق تھا۔ آپ اپنے ماں باپ اور استادوں کا بہت ادب کرتے تھے۔ روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے۔ انھیں خاتم النبیین حضرت مُحمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ اصحابہٖ وسلم سے بہت محبت تھی۔

ماسٹر صاحب: ماشاءاللہ! راشدہ نے تو بڑے کام کی باتیں بتائی ہیں۔ شاباش!

زین! آپ کیا بتانا چاہ رہے ہیں؟

زین: جناب! میں علاّمہ اقبالؒ کی تعلیم کے بارے میں کچھ بتاؤں گا۔ "علاّمہ اقبالؒ نے انٹر تک سیال کوٹ سے تعلیم حاصل کی اور پھر لاہور آ گئے۔ یہاں بھی آپ نے دل لگا کر پڑھا اور ایم اے کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے شوق نے آپ کو جرمنی پہنچا دیا۔"

ماسٹر صاحب: بھئی انجم! آپ بتائیے۔

انجم: "علاّمہ اقبالؒ ہمارے قومی شاعر ہیں۔ آپ نے اپنی نظموں کے ذریعے اسلام کا پیغام دنیا تک پہنچایا ہے۔ آپ نے ہمارے لیے ایک آزاد وطن کا خواب دیکھا تھا، جو اللہ کے حکم سے ۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء کو پورا ہوا۔"

ماسٹر صاحب: شاباش! انجم آپ نے بہت اچھی معلومات دی ہیں۔ (اُستاد نے تمام بچّوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا)

بچّو! بہت خوشی کی بات ہے، آپ کو تو علاّمہ اقبالؒ کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہے، لیکن کیا آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ اقبال نے بچّوں کے لیے بھی بڑی اچھی اچھّی نظمیں لکھی ہیں۔ میں چند نظموں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ سب سے پہلے تو "بچّے کی دعا" ہی کو لے لیجیے، جو آپ روزانہ اسکول شروع ہونے سے پہلے پڑھتے

ہیں "لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنّا میری - زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری" علامّہ اقبالؒ نے ایک اور نظم "ہم دردی" میں بتایا ہے کہ ہمیں کس طرح ایک دوسرے کے کام آنا چاہیے۔ نظم "پرندے کی فریاد" سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ آزادی کتنی بڑی نعمت ہے اور غلامی کتنی بُری چیز ہے۔

اسی طرح نظم "ایک مکڑا اور مکھی" میں بتایا ہے کہ اگر سمجھ داری سے کام لیا جائے تو ہم دھوکے اور فریب سے بچ سکتے ہیں۔

نظم "پہاڑ اور گلہری" میں نصیحت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تکبّر اور بڑائی پسند نہیں اس لیے اور کسی کو بھی حقیر اور کم تر نہیں سمجھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی نظمیں ہیں، جن پر کسی اور وقت گفتگو کریں گے۔ اب آپ لوگ تیاری کیجیے۔ اسکول میں یومِ اقبالؒ کے موقعے پر ایک تقریری مقابلہ ہونے والا ہے، جس میں اوّل آنے والے بچّے کو علامّہ اقبالؒ کی کتابیں تحفے میں دی جائیں گی۔ یہ سن کر بچّوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور وہ تالیاں بجانے لگے۔

## مشق

**سوال نمبر ا:** درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) علامّہ اقبالؒ کی تاریخِ پیدائش کیا ہے؟

(ب) علامّہ اقبالؒ کس شہر میں پیدا ہوئے؟

(ج) علامّہ اقبالؒ کے والد کا کیا نام ہے؟

(د) علامّہ اقبالؒ نے انٹر تک تعلیم کہاں حاصل کی؟

(و) مسلمانوں کے لیے ایک آزاد وطن کا خواب کب پورا ہوا؟

(ہ) علامّہ اقبالؒ نے اعلیٰ تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

سوال نمبر ۲: نظم "ہم دردی" سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سوال نمبر ۳: خالی جگہوں کو دُرست الفاظ سے پُر کیجیے:

(الف) علاّمہ اقبالؒ ہمارے............ شاعر ہیں۔

(ب) علاّمہ اقبالؒ نے بچوں کے لیے اچھی اچھی............ لکھیں۔

(ج) علاّمہ اقبالؒ اعلیٰ تعلیم کے لیے............ گئے۔

سوال نمبر ۴: درج ذیل مذکر اور مؤنث الفاظ اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

اُستاد - اُستانی - جھنڈا - جھنڈی - چِڑا - چڑیا - مرغا - مرغی

☆ ان جملوں کو غور سے پڑھیے:

بچّو! ہمیشہ سچ بولو۔ ارے! میری بلی کہاں گئی؟ افوہ! کتنی گرمی ہے۔

ان جملوں میں "بچو، ارے، افوہ" کے بعد نشان (!) لگایا گیا ہے۔ اسے "فجائیہ" کہا جاتا ہے۔ یہ نشانی ان الفاظ یا جملوں کے بعد لگائی جاتی ہے، جن میں کسی کو پکارا جائے یا کسی جذبے کا اظہار ہو۔

سوال نمبر ۵: سبق سے تین ایسے جملے تلاش کر کے لکھیے جن میں فجائیہ نشان لگا ہوا ہے۔

سوال نمبر ۶: کالم "الف" کے جملوں کو کالم "ب" کے دُرست جملوں سے ملایئے:

| (الف) | (ب) |
|---|---|
| ۱- نظم "بچّے کی دعا" | اگر سمجھ داری سے کام لیں تو ہم نقصان سے بچ سکتے ہیں۔ |
| ۲- نظم "پہاڑ اور گلہری" میں بتایا ہے کہ | روزانہ اسکول شروع ہونے سے پہلے پڑھتے ہیں۔ |
| ۳- نظم "مکڑا اور مکھی" میں بتایا ہے کہ | کسی کو بھی حقیر اور کم تر نہیں سمجھنا چاہیے۔ |

**سرگرمیاں:** ۱- طلبہ کسی اور مشہور شخصیت کے حالاتِ زندگی پڑھیں اور کمرۂ جماعت میں ان کی خوبیاں بیان کریں گے۔

۲- طلبہ اپنے کمرۂ جماعت میں تیاری کر کے علامہ اقبالؒ کی کسی نظم پر ٹیبلو پیش کریں گے۔

۳- اپنے پسندیدہ ٹی وی پروگراموں کے بارے میں بتائیں گے۔

۴- طلبہ اخبارات سے بچوں کے صفحات تلاش کریں گے اور اُن میں سے اپنی پسند کی نظمیں یا کہانیاں کمرۂ جماعت میں سنائیں گے۔

۵- درج مُعمّے میں نام تلاش کریں گے۔ جیسے:

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ن | ا | ک | ت | ا | ب |
| ی | ق | ع | ل | م | ف |
| ل | ل | چ | ا | ن | د |
| ا | م | ت | ا | ر | ے |

**برائے اساتذہ**

۱- طلبہ کو بچّوں کو مشہور شخصیات پر موجود کتابوں / فیچرز / ٹی وی ڈراموں سے آگاہی فراہم کیجیے اور اُن کی رائے معلوم کیجیے۔

۲- سبق میں مذکور اقبالؔ کی نظمیں سنائیے۔

۳- ہجری اور عیسوی سال کا فرق سمجھائیے۔

**حاصلاتِ تعلّم** اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- یاد کی ہوئی نظم لکھ سکیں۔
۲- واحد اور جمع کا فرق جملوں میں واضح کر سکیں۔
۳- اخبار میں سے اپنی پسندیدہ تحریر کا انتخاب کر سکیں۔
۴- مناظرِ فطرت پر اثر انگیز تقریر کر سکیں۔
۵- مناظرِ فطرت یا اُن کی تصاویر دیکھ کر ۸ سے ۱۰ جملے تحریر کر سکیں۔
۶- ضمائرِ شخصی کا درست استعمال کر سکیں۔

# چاند

تم ندّی پر جا کر دیکھو! جب ندّی میں نہائے چاند
ڈُبکی لگائے، غوطہ کھائے ڈر ہے ڈوب نہ جائے چاند
کِرنوں کی اک سیڑھی لے کر چَھم چَھم اُترا آئے چاند
جُھولے میں پانی کی لہروں کے کیا کیا پینگ بڑھائے چاند
جب تم اس کو پکڑنے جاؤ بادل میں چُھپ جائے چاند
پھر چپکے سے نکل کر دیکھے اور پھر خود کو چُھپائے چاند

چاہے جِدھر کو جاؤ افسؔر
ساتھ تمھارے جائے چاند

(حامد اللہ افسؔر)

## مشق

سوال نمبر۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) اِس نظم میں کس کی تعریف کی گئی ہے؟

(ب) کیا چانّد سچ مچّ ندی میں نہاتا ہے؟

(ج) اگر کوئی چانّد کو پکڑنا چاہے تو کیا ہوگا؟

(د) پانی میں چانّد کا عکس دیکھ کر کیا محسوس ہوتا ہے؟

سوال نمبر ۲: واحد اور جمع کا فرق ذہن میں رکھتے ہوئے درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے:

کرن - کرنوں - کرنیں - لہر - لہروں - لہریں - بادل - بادلوں -

ندّی - ندّیاں

سوال نمبر ۳: اِس نظم کے آخری شعر کا مطلب بیان کیجیے۔

سوال نمبر ۴: اشعار مکمل کیجیے:

کرنوں کی اِک سیڑھی لے کر ........................

........................ بادل میں چھپ جائے چاند

سوال نمبر۶: کسی قدرتی منظر پر دس جملے تحریر کیجیے۔

☆ اسم کی جگہ استعمال ہونے والے لفظ کو ضمیر کہتے ہیں۔ مثلاً: ان جملوں کو پڑھیے:

احمد نے اپنا کام مکمل کر لیا۔ احمد کرکٹ کھیلنے جا رہا ہے۔

ان جملوں میں احمد کا نام دو بار آیا ہے۔ اس تکرار سے بچنے کے لیے دوسرے جملے میں "احمد" کی جگہ لفظ "وہ" استعمال کیا جائے گا۔ اب دوسرا جملہ اس طرح ہوگا:

"وہ کرکٹ کھیلنے جا رہا ہے۔"

اس جملے میں لفظ "وہ" ضمیر ہے۔ "وہ" کے علاوہ میں، ہم، تم اور آپ کو ضمائرِ شخصی کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۷: درج ذیل ضمائر شخصی لگا کر جملے مکمل کیجیے:

میں - ہم - تم - آپ - وہ

☆ ................ اپنا کام وقت پر کرتا ہوں۔

☆ کیا................ میری مدد کریں گے؟

☆ ........... ..... آپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں؟

☆ ................ ایک محنتی لڑکی ہو۔

☆ ................ کہاں گئی ہے؟

**سرگرمیاں:** ۱- طلبہ اِس نظم کو ٹیبلو کی صورت میں پیش کریں گے۔

۲- طلبہ اپنے تجربے کی روشنی میں کسی قدرتی منظر کی عکاسی مختصر تقریر کی صورت میں کریں گے۔

۳- طلبہ کسی چارٹ / اخبار یا رسالے میں موجود نظم یا اُس کے چند اشعار اپنی کاپی میں خوش خط نقل کریں گے۔

۴- طلبہ کسی قدرتی منظر کی تصویر دیکھ کر ۸ سے ۱۰ جملے تحریر کریں گے۔

**برائے اساتذہ**

۱- طلبہ کو ہم نصابی کتب کے مطالعے کی ترغیب دیجیے۔

۲- درسی کتاب میں موجود سرگرمیوں کے سلسلے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

۳- درست اِملا اور معیاری خواندگی یقینی بنانے کے لیے طلبہ کی رہ نمائی کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- مجوّزہ متن ۷۰ سے ۸۰ فی صد تک درست تلفّظ سے پڑھ سکیں۔
۲- اپنے گھر اور اسکول کا تعارف لکھ سکیں۔
۳- نثر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیم اور تعبیر پر مبنی سوالات کے جواب دے سکیں۔
۴- تذکیر و تانیث کا فرق جملوں میں واضح کر سکیں۔
۵- اقراری جملوں کو استفہامی جملوں میں تبدیل کر سکیں۔
۶- مشہور شخصیات کے حالاتِ زندگی پڑھ کر اُن کی خوبیاں بتا سکیں۔

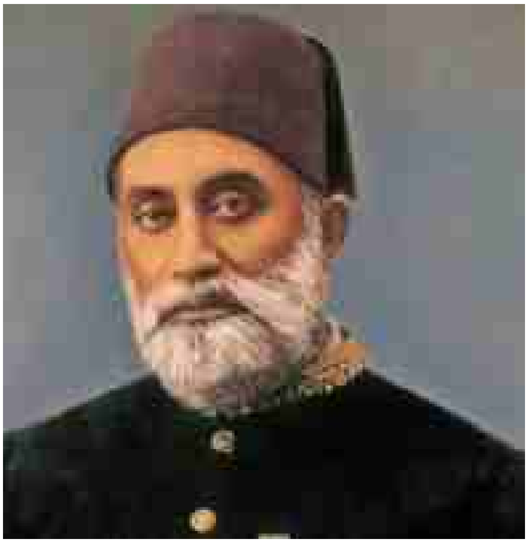

# حسن علی آفندی

دُنیا میں ایسے بے شمار لوگ گزرے ہیں، جن کی زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے اور ان کی خدمات ملک و قوم کے لیے ناقابلِ فراموش ہیں۔ سندھ کی دھرتی پر پیدا ہونے والے ایک عظیم سپوت حسن علی آفندی کا شمار بھی ایسے افراد میں ہوتا ہے۔ آپ نے ۱۴/ اگست ۱۸۳۰ء کو حیدرآباد کے آخوند گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ابھی آپ کم عمر ہی تھے کہ والد وفات پاگئے۔ قرآن اور عربی، فارسی کے ساتھ ابتدائی تعلیم حیدرآباد ہی میں حاصل کی۔ کچھ بڑے ہوئے تو گھر کا خرچ چلانے کے لیے نوشہر و فیروز، سندھ میں ایک مقامی سرکاری ادارے میں ملازمت اختیار کی۔ یہاں آپ نے ملازمت کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان بھی سیکھنا شروع کردی۔

اس وقت مسلمانوں میں انگریزی پڑھنے کا رواج نہ تھا۔ حسن علی آفندی اس بات سے بہ خوبی واقف تھے کہ انگریزی، عالمی رابطے کی زبان ہے۔ زیادہ تر کتابیں اِسی زبان میں ہیں۔ ان میں نئی معلومات ہیں۔ انگریزی زبان سے دُوری کی وجہ سے ہم جدید تعلیم سے محروم رہیں گے۔

اُس وقت برّصغیر پر انگریزوں کی حکومت تھی، جس نے دریا کے راستے مال منگوانے اور بھیجنے کے لیے ایک اِدارہ انڈس فلوٹیلا بنایا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر کراچی سے تقریباً ایک سو تیس کلومیٹر دور جھرک، ٹھٹھہ میں

بنایا گیا۔ حسن علی آفندی نے یہاں ملازمت اختیار کرلی۔ اس طرح انھیں پڑھنے کے لیے زیادہ وقت مل سکتا تھا۔ اسی مقام پر آپ کی ملاقات سندھ کی سب سے بڑی عدالت کے انگریز چیف جج سے ہوئی جو کسی وجہ سے رات کو رُک گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ سب لوگ سو رہے ہیں جب کہ حسن علی، لالٹین کی مدھم روشنی میں کتاب پڑھنے میں مشغول ہیں۔

انگریز چیف جج نے اُن سے متاثر ہو کر اپنے ساتھ عدالت میں بہ طور مترجم کام کرنے کی پیش کش کی جس کو آپ نے قبول کرلیا۔ وہاں بھی آپ نے خُوب محنت کی اور عدالتی قانون پر عَبور حاصل کیا۔ جج نے حسن علی کی قابلیت اور کام کی لگن کو دیکھتے ہوئے عدالت میں وکالت کرنے کی اجازت دے دی اور بعد میں سرکاری وکیل مقرر کردیا۔ آپ اُس وقت واحد مسلم وکیل تھے۔ اس زمانے میں مسلمان تعلیم کے میدان میں بہت پیچھے تھے، اس لیے انھوں نے مسلمانوں کی اس کمی کو دور کرنے کے لیے سندھ مَدرسۃُ الاسلام کے نام سے کراچی میں ایک شان دار ادارہ قائم کیا، جس میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ انگریزی اور دیگر مضامین پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی تھی۔

سندھ کے دور دراز علاقوں سے آنے والے طلبہ کی رہائش کے لیے ہاسٹل بھی تعمیر کرایا۔ اس ادارے کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ بانیِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے اپنی ابتدائی تعلیم یہاں سے حاصل کی۔ اب یہ مدرسہ ترقی کرتے کرتے یونی ورسٹی بن چُکا ہے۔ اس وقت کی حکومت نے آپ کی ناقابلِ فراموش خدمات کے اعتراف میں ''خان بہادر'' کے لقب سے بھی نوازا۔ جب برادر اسلامی ملک تُرکی اپنے دشمنوں سے حالتِ جنگ میں تھا، اس وقت حسن علی آفندی نے ترکوں کی مدد کے لیے چندہ جمع کرکے تُرکی بھجوایا۔ تُرک سربراہ نے اِس بے لوث خدمت کے اعتراف میں آپ کو "تمغاے مجیدی" اور "آفندی" (سردار) کے خطاب سے بھی نوازا۔

خان بہادر حسن علی آفندی نے ۲۰/ اگست ۱۸۹۵ء کو ۶۵ برس کی عمر میں کراچی شہر میں وفات پائی۔ آپ کی خواہش کے مطابق آپ کی تدفین حیدرآباد شہر میں کی گئی۔ آپ کی قبر جس جگہ موجود ہے، وہ علاقہ آپ کی نسبت سے آفندی ٹاؤن کہلاتا ہے۔

# مشق

**سوال نمبر ۱:** درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) حسن علی آفندی کہاں پیدا ہوئے؟

(ب) انڈس فلوٹیلا کہاں قائم کی گئی؟

(ج) حسن علی آفندی نے سندھ مدرسۃُ الاسلام کیوں قائم کیا تھا؟

(د) تُرک سربراہ نے حسن علی کو کون سا خطاب دیا تھا؟

(ہ) حسن علی آفندی کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

**سوال نمبر ۲:** درج ذیل سوالات کے دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) شروع شروع میں مسلمانوں کی دل چسپی نہیں تھی:

(الف) عربی زبان میں (ب) فارسی زبان میں

(ج) انگریزی زبان میں (د) تُرکی زبان میں

(۲) حسن علی آفندی نے عبور حاصل کیا:

(الف) ابتدائی تعلیم پر (ب) اعلیٰ تعلیم پر

(ج) عدالتی قانون پر (د) عالمی قانون پر

(۳) انڈس فلوٹیلا کا ہیڈ کوارٹر بنایا گیا:

(الف) کراچی میں (ب) حیدر آباد میں

(ج) جِھرک میں (د) نوشہر و فیروز میں

(۴) مسلمانوں کی تعلیم سے دوری ختم کرنے کے لیے حسن علی آفندی نے قائم کیا:

(الف) ہاسٹل (ب) تعلیمی ادارہ (ج) انڈس فلوٹیلا (د) ہیڈ کوارٹر

(۵) سندھ مدرسۃ الاسلام میں تعلیم دی جاتی تھی:

(الف) قانونی اور انگریزی (ب) عدالتی اور قانونی

(ج) دینی اور قانونی (د) دینی اور انگریزی

**سوال نمبر ۳: درج ذیل الفاظ میں سے دُرست الفاظ چُن کر خالی جگہ پُر کیجیے:**

آخوند، بانی، ماہر، ہاسٹل، خان بہادر

(الف) پاکستان کے .............. قائدِ اعظم محمد علی جناح نے سندھ مدرسۃ الاسلام میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔

(ب) حسن علی آفندی جلد ہی قانون کے .............. ہو گئے۔

(ج) حکومت نے ناقابلِ فراموش خدمات کے اعتراف میں ........... کے لقب سے نوازا۔

**سوال نمبر ۴: درج ذیل الفاظ کی تذکیر و تانیث ذہن میں رکھتے ہوئے جملے بنائیے۔**

زبان - قابلیت - اجازت - عمر - قانون - سرکاری - رہائش

**سوال نمبر ۵: دُرست جواب کے آگے (✓) کا نشان لگائیے:**

(الف) حسن علی آفندی نے قوم کی بڑی خدمت کی۔ (  )

(ب) حسن علی آفندی کراچی میں دفن ہیں۔ (  )

(ج) جِھرک ٹھٹھ کا پُرانا نام ہے۔ (  )

(د) حسن علی نے ابتدائی تعلیم حیدر آباد میں حاصل کی۔ (  )

(ہ) حسن علی کو "تمغاے مجیدی" سے بھی نوازا گیا۔ (  )

☆ **اقراریہ جملے:**

اقراری جملوں سے مراد ایسے جملے ہیں، جن میں کوئی بات بیان کی جاتی ہے۔ ان جملوں کے آخر میں ختمہ لگتا ہے۔

مثال: بچّہ کھیل رہا ہے۔

☆ **سوالیہ جملے:**

سوالیہ جملوں سے مراد ایسے جملے ہیں جن میں کوئی سوال پوچھا جاتا ہے۔ ان جملوں کے آخر میں سوالیہ نشان لگتا ہے۔

مثال: کیا بچّہ کھیل رہا ہے؟

**سوال نمبر ۶: درج ذیل اقراری جملوں کے سامنے دیے گئے الفاظ استعمال کر کے استفہامی (سوالیہ) جملے بنائیے:**

(الف) حسن علی آفندی حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ (کیا)

(ب) حسن علی آفندی ۱۴/اگست ۱۸۳۰ء کو پیدا ہوئے۔ (کب)

(ج) حسن علی آفندی نے ابتدائی تعلیم حیدرآباد میں حاصل کی۔ (کہاں)

(د) حسن علی آفندی کو آفندی خطاب ملا۔ (کیوں)

(ہ) حسن علی آفندی نے ملازمت قبول کی۔ (کیسے)

**سرگرمیاں:** ۱- طلبہ سندھ کی مشہور شخصیات کی تصاویر جمع کر کے کمرۂ جماعت میں لگائیں گے۔

۲- اپنے گھر کا دس جملوں پر مشتمل تعارف لکھیں گے اور کمرۂ جماعت میں پڑھ کر سنائیں گے۔

۳- تصاویر کی مدد سے لفظ کے آخری حرف سے نیا لفظ بنائیں گے۔

برائے اساتذہ

۱- طلبہ کو دوسری عظیم شخصیات کے بارے میں بھی معلومات دیجیے اور ان کی پسندیدہ شخصیت پر دس سطریں لکھوائیے۔

۲-بورڈ پر درج ذیل خاکہ بنا کر طلبہ سے اسکول کا تعارف لکھوائیے:

(۱) اسکول کا نام ____________________

(۲) اسکول کہاں واقع ہے؟ ____________________

(۳) اسکول میں کمروں اور اساتذہ کی تعداد ____________________

(۴) اسکول کا میدان، لائبریری، لیبارٹری وغیرہ ____________________

(۵) آپ کو اسکول کیسا لگتا ہے؟ ____________________

۳- تصاویر کی مدد سے لفظ کے آخری حرف سے نیا لفظ بنائیں گے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مثال: | کوّا | انار | | | | |

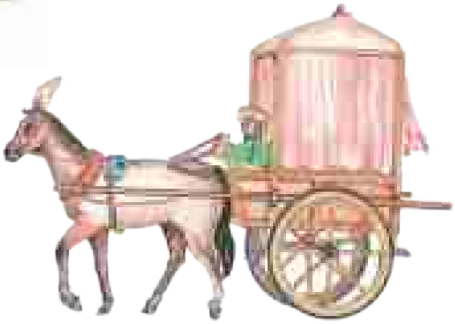

## حاصلاتِ تعلّم

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- نظم پڑھ کر تفہیمی سوالات کے دُرست جواب دے سکیں۔
۲- نظم کو اُس کے تقاضوں کے مطابق پڑھ سکیں۔
۳- یاد کی ہوئی نظم لکھ سکیں۔
۴- عددی ترتیب (تیسرا، چوتھا، انیسواں وغیرہ) سمجھ کر اُس کا دُرست استعمال کر سکیں۔
۵- اپنی پسند اور ناپسند اور دل چسپیوں سے متعلق بات چیت میں حصہ لے سکیں۔
۶- بزرگوں اور بچوں کے چھوٹے موٹے کام کر سکیں۔
۷- ملتی جلتی ہوئی آوازوں والے لفظوں میں تمیز کر کے اُنھیں ادا کر سکیں۔
۸- اپنے کاموں کی زبانی وضاحت کر سکیں۔

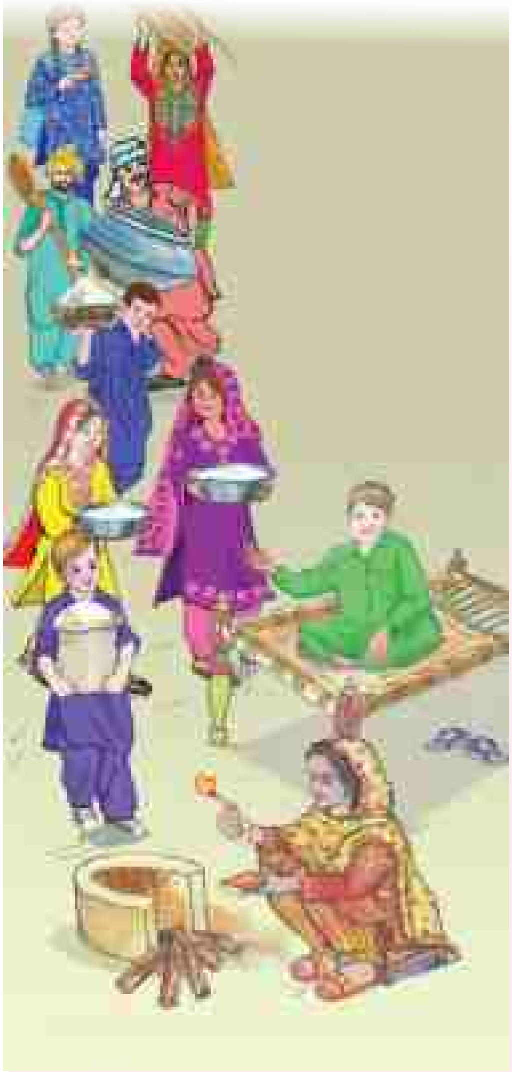

# ٹُوٹ بَٹُوٹ نے کِھیر پکائی

خالہ اُس کی لکڑی لائی
پُھوپھی لائی دِیا سلائی
امّی جان نے آگ جَلائی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

دیگچی، چمچہ، نوکر لائے
بھائی، چاول شکر لائے
بہنیں لائیں دُودھ مَلائی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

جوں ہی دسترخوان لگایا
گاؤں کا گاؤں دَوڑا آیا
ساری خَلقَت دَوڑی آئی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

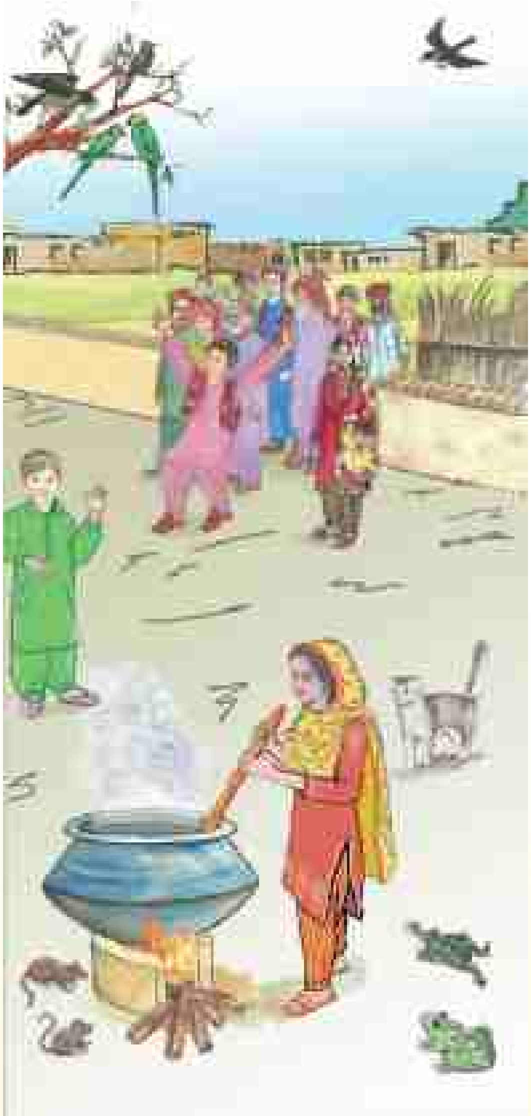

مینڈک بھی ٹرّاتے آئے
چوہے شور مچاتے آئے
بلّی گانا گاتی آئی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

کوّے آئے کیں کیں کرتے
طوطے آئے ٹَیں ٹَیں کرتے
بُلبُل چونچ ہِلاتی آئی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

دھوبی، کُنجڑا، نائی آیا
پنسار ی، حَلوائی آیا
سب نے آکر دُھوم مچّائی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

گاؤں بھر میں ہوئی لڑائی
کِھیر کسی کے ہاتھ نہ آئی
میرے اللہ تیری دُہائی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

(صوفی غلام مصطفٰی تبسّم)

# مشق

**سوال نمبر۱:** درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) کھیر پکانے میں کس کس نے ٹوٹ بٹوٹ کی مدد کی؟

(ب) گاؤں کا گاؤں کیوں دوڑا آیا؟

(ج) کھیر کھانے کے لیے کون کون سے پرندے آئے؟

(د) کھیر کھانے والوں میں لڑائی کا کیا نتیجہ نکلا؟

(ہ) مِل جُل کر کام کرنے کے کوئی دو فائدے بیان کیجیے۔

**سوال نمبر ۲:** درج ذیل سوالات کے دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) کھیر پکانے میں ٹوٹ بٹوٹ کی مدد کی:

(الف) حلوائیوں نے　(ب) گاؤں والوں نے

(ج) گھر والوں نے　(د) جان وروں نے

(۲) ہمیں کھانا کھانا چاہیے:

(الف) دستر خوان پر　(ب) دیگچی میں

(ج) چمچے سے　(د) دیگ سے

(۳) "دِیا سلائی" کا مطلب ہے:

(الف) آگ　(ب) ماچس　(ج) چولھا　(د) لکڑی

(۴) ان میں سے "پرندہ" ہے:

(الف) چُوہا　(ب) بلّی　(ج) بُلبُل　(د) مینڈک

(۵) کھیر کسی کو بھی نہ ملنے کی وجہ تھی:

(الف) زیادہ لوگ (ب) شور و غل (ج) بھاگ دوڑ (د) لڑائی

سوال نمبر ۳: اس نظم میں شامل جانوروں اور پرندوں کے نام لکھیے۔

سوال نمبر ۴: اس نظم میں ذکر کیے گئے کاروبار کرنے والوں کے نام لکھیے۔

سوال نمبر ۵: دیے گئے الفاظ کے جملے بنائیے:

شکر- گاؤں - دودھ ملائی - دسترخوان -چاول

سوال نمبر ٦: درج ذیل الفاظ کو عددی ترتیب سے لکھیے:

بارھواں - پہلا - آٹھواں - اٹھارواں - دوسرا - ساتواں

بیسواں - چوتھا - سولھواں - چھٹا

سوال نمبر ۷: اس نظم سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

سوال نمبر ۸: ملتی جلتی آوازوں والے الفاظ چُن کر الگ الگ خانوں میں لکھیے:

نائی - نوکر - مچاتے - آیا - سلائی - ٹرّائے - ہلائی - جَلائی

لگایا- گاتی - شکر - پکائی

| | |
|---|---|
| بھائی | |
| چکر | |
| جگاتے | |
| جاتی | |
| پایا | |

**سرگرمیاں:** ۱- طلبہ یہ نظم زبانی یاد کر کے کمرۂ جماعت میں ترنّم سے پڑھیں گے اور اپنی کاپیوں میں خوش خط لکھیں گے۔

۲- کسی اخبار یا رسالے سے بچّوں کی نظم منتخب کر کے ہم جماعتوں کو سُنائیں گے۔

۳- طلبہ کمرۂ جماعت میں اپنے پسندیدہ کھانوں، کھیلوں اور دیگر مشاغل کے بارے میں بتائیں گے۔

۴- طلبہ کمرۂ جماعت میں بتائیں گے کہ وہ بزرگوں اور بچّوں کے لیے کیا کیا کام انجام دیتے ہیں؟

۵- درج ذیل تصاویر کو دیکھ کر ایک سطر تحریر کریں:

______________________________

______________________________

______________________________

______________________________

**برائے اساتذہ**

۱- طلبہ کو مِل جُل کر کام کرنے کی اہمیت سے آگاہ کیجیے۔

۲- طلبہ کو نظم و نثر کا فرق سمجھائیے۔

۳- طلبہ کو یہ نظم تاثرات کے ساتھ اس طرح پڑھ کر سنائیے کہ وہ بھی اس کے آہنگ اور مضمون میں دل چسپی محسوس کریں۔

**حاصلاتِ تعلّم**

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱-ماحول میں موجود اشیاء کا تین سے چار جملوں میں تعارف لکھ سکیں۔
۲-گفتگو سُن کر اس کے تسلسل میں حصہ لے سکیں۔
۳-اپنے زیرِ استعمال چیزوں کے فائدے بتا سکیں۔
۴-متضاد الفاظ کا باہمی فرق سمجھ سکیں۔
۵-گروہی کاموں میں شمولیت اختیار کر کے مجوّزہ ذمےّ داریوں کو بہتر انداز سے انجام دے سکیں۔
۶-کہانی سن کر اُس کا مرکزی خیال اخذ کر سکیں۔
۷-کہانی سُن کر اس کی ابتدا، درمیان اور اختتام کا اندازہ کر سکیں۔

# اُداس ہاتھی

ہاتھی بہت اُداس تھا۔ اُس سے کوئی دوستی ہی نہیں کرتا تھا۔ جنگل کے سب جان ور اُسے دیکھتے ہی اِدھر اُدھر ہو جاتے۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ سارے جان ور اس سے کیوں کتراتے ہیں؟ وہ کیا کرے اور کس سے پُوچھے؟

اُس نے سوچا: بھالو سے پوچھتا ہوں۔

بھالو بھائی! بھالو بھائی!
جنگل کا ہوں میں ہاتھی کوئی نہیں میرا ساتھی

بھالو نے سر اُٹھایا اور اپنی بھاری آواز میں بولا:

چلا جا، چلا جا۔ تُو ندّی چلا جا تُو دریا چلا جا- سمندر چلا جا

ہاتھی مایوس ہو کر وہاں سے چل دیا۔ وہ بَندریا کے پاس آیا۔ بَندریا کیلا کھا رہی تھی۔ ہاتھی بندریا سے بولا:

بَندریا بہن!
جنگل کا ہوں میں ہاتھی کوئی نہیں میرا ساتھی

بندریا نے ایک درخت سے دوسرے درخت پر چھلانگ لگائی، پھر سر کُھجایا اور بولی:

تُونڈی چلا جا- چلا جا چلا جا　　تُو دریا چلا جا- سمندر چلا جا

ہاتھی کا مُنھ لٹک گیا اور وہ سر جھکائے وہاں سے بھی چل دیا۔

وہ بہت مایوس ہو گیا تھا کہ اچانک اس کی نظر شیر پر پڑی جو کچھار میں آرام سے سو رہا تھا۔ ہاتھی کے بھاری بھرکم قدموں کی دھمک سے شیر کی آنکھ کھل گئی۔ ابھی ہاتھی نے کچھ پوچھا ہی نہیں تھا کہ شیر غصے سے دھاڑا:

تُونڈی چلا جا- چلا جا چلا جا　　تُو دریا چلا جا- سمندر چلا جا

اُداس ہاتھی ڈر کے مارے وہاں سے بھاگا۔

اب تو ہاتھی کی پریشانی اور بڑھ گئی۔ وہ سوچنے لگا کہ کس دوست سے بات کرے۔ اتنے میں اس کی نظر خرگوش پر پڑی۔ وہ اونچی آواز میں بولا: "خرگوش میاں سنو!"

جنگل کا ہوں میں ہاتھی　　کوئی نہیں میرا ساتھی

پہلے خرگوش قریب آیا۔ پھر منھ پھیر کر دوڑتا ہوا کہتا گیا:

چلا جا، چلا جا۔ تُونڈی چلا جا　　تُو دریا چلا جا- سمندر چلا جا

ہاتھی کو خرگوش کے روَیّے پر حیرت ہوئی۔

ہاتھی سے اب برداشت نہ ہوا۔ وہ زور زور سے رونے لگا۔ خرگوش پلٹ کر آیا اور اُس نے پوچھا:

"ہاتھی بھیّا! روتے کیوں ہو؟"

"جس کو دیکھو وہ یہی بول رہا ہے۔ میں ندّی کیوں جاؤں؟ میں دریا کیوں جاؤں؟ میں سمندر کیوں جاؤں؟" ہاتھی روتے ہوئے غصّے سے بولا۔

"وہ اس لیے کہ تم نہاتے نہیں ہو۔ تمھارے جسم سے بدبو آتی ہے، اس وجہ سے تمھارا کوئی دوست نہیں ہے۔ وہ سب تمھیں گندا ہاتھی کہتے ہیں۔" خرگوش نے اُسے سمجھایا۔

اب ہاتھی کی سمجھ میں آیا کہ جنگل کے سارے باسی اس سے کیوں کتراتے تھے۔ اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ وہ دریا کی طرف دوڑا۔ خُوب نہایا۔ خُوب نہایا۔ مَل مَل کے جسم کا مَیل صاف کیا۔

دوسرے ہاتھیوں نے بھی اس پر اپنی سُونڈوں سے خُوب پانی ڈالا۔ اس طرح گندا ہاتھی صاف ہو گیا۔

جنگل کے سارے باسی اب ہاتھی کے دوست ہیں۔

## مشق

**سوال نمبر ۱:** درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) ہاتھی اُداس کیوں رہتا تھا؟

(ب) ہاتھی نے بھالو سے کیا پوچھا؟

(ج) بندریا نے ہاتھی کے سوال کا کیا جواب دیا؟

(د) شیر کیا کر رہا تھا؟

(ہ) ہاتھی کو سب دُور کیوں بھگا رہے تھے؟

سوال نمبر ۲: درست الفاظ کا انتخاب کیجیے:

(۱) خرگوش نے ........... کو سمجھایا۔

(الف) شیر (ب) بھالو (ج) ہاتھی

(۲) پر کوئی نہیں ہے میرا ...........

(الف) ہاتھی (ب) ساتھی (ج) بھائی

(۳) ہاتھی کو خرگوش کے رویّے پر ........... ہوئی۔

(الف) خوشی (ب) پریشانی (ج) حیرت

(۴) شیر غُصّے سے ...........

(الف) چیخا (ب) غُرّایا (ج) دھاڑا

(۵) وہ ........... کی طرف دوڑا۔

(الف) ندّی (ب) دریا (ج) سمندر

سوال نمبر ۳: درج ذیل متضاد الفاظ کا باہمی فرق ذہن میں رکھتے ہوئے جملے بنائیے:

خُوش بُو-بدبُو-اُونچی-نیچی-بھاری-ہلکا-دوستی-دشمنی-رونے-ہنسنے

سوال نمبر ۴: ہاتھی نے سب سے ایک ہی بات شاعرانہ انداز میں کی، وہ کیا ہے؟

سوال نمبر ۵: اس کہانی میں ہمارے لیے کیا نصیحت پوشیدہ ہے؟

☆ ان جملوں کو غور سے پڑھیے:

کیا ہاتھی جنگل میں رہتا ہے؟

آپ کس اسکول میں پڑھتے ہیں؟

میری کتاب کہاں ہے؟

ان جملوں میں سوال پوچھا گیا ہے۔ ہر جملے کے آخر میں یہ نشانی (؟) لگائی ہے۔ اسے "سوالیہ نشان" کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۶: اس سبق سے ایسے تین جملے تلاش کر کے لکھیے جن کے آخر میں سوالیہ نشان لگا ہوا ہے۔

**سرگرمیاں:** ۱- طلبہ اسکول کو صاف سُتھرا رکھنے کے لیے مختلف ٹولیوں کی صورت میں ذمّے داریاں ادا کریں گے۔

۲- طلبہ کمرۂ جماعت میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنے یونی فارم، کاپیوں کتابوں اور اسکول بیگ کو صاف ستھرا رکھنے کے فائدوں پر بات چیت کریں گے۔

۳- درج ذیل معمے میں جانوروں اور پرندوں کے نام تلاش کریں گے۔ جیسے:

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ل | ب | ن | د | ر |
| و | ہ | ر | ن | ی |
| م | چ | ڑ | ی | ا |
| ڑ | ب | ک | ر | ا |
| ی | م | و | ر | ڑ |

**برائے اساتذہ**

۱- بچوں کو صاف سُتھرا رہنے کی تاکید کیجیے۔

۲- صحت اور صفائی کا باہمی تعلق ذہن نشین کرائیے۔

۳- سبق کی بلند خوانی کرائیے۔

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱-نثر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیم اور تعبیر پر مبنی سوالات کے جواب دے سکیں۔
۲-اسکول، گھر، محلے میں موجود چیزوں کے نام لکھ سکیں۔
۳-اپنے اِرد گرد کے حالات پر اپنی رائے زبانی / تحریری دے سکیں۔
۴-نسبتاً طویل جملہ سن کر دہرا سکیں۔
۵-مجوّزہ پیراگراف خوش خط لکھ سکیں۔
۶- اخبارات کی شہ سُرخیاں پڑھ کر حالاتِ حاضرہ کے مطابق سمجھ سکیں۔

# زمین ایک عظیم نعمت

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں دی ہیں۔ یہ زمین بھی، جس پر ہم رہتے بستے ہیں، ایک عظیم نعمت ہے۔ اس پر بُلند پہاڑ ہیں، خوب صورت وادیاں ہیں۔ پہاڑوں پر قُدرتی برف جَمی ہوئی ہے۔ یہ برف پگھلتی ہے تو بڑے بڑے دریا بہتے ہیں۔ دریاؤں سے نہریں نکالتے ہیں۔ کہیں ہَرے بھرے کھیت ہیں۔ کہیں پُھولوں اور پَھلوں کے باغات ہیں۔ کہیں سرسبز میدان ہیں تو کہیں ریگستان۔ کسی جگہ بڑی بڑی جھیلیں ہیں تو کہیں گہرے سمندر۔

اسی زمین پر ہمارے رہنے کے لیے مکان ہیں۔ پڑھنے کے لیے اسکول ہیں۔ کھیلنے کے لیے میدان ہیں۔ چیزوں کے لیے دُکانیں ہیں، بازار ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ اللہ پاک کی ان نعمتوں سے پورا پورا فائدہ اُٹھائیں۔ اُنھیں خراب نہ ہونے دیں، صاف ستھرا رکھیں۔ جنگلوں کے درخت نہ کاٹیں۔ گھروں، گلیوں، میدانوں کو صاف سُتھرا رکھیں۔ کُوڑا کرکَٹ کوڑے دان میں پھینکیں، اِدھر اُدھر نہ ڈالیں۔ گندہ پانی گلیوں یا بازاروں میں نہ جمع ہونے دیں۔ شہروں اور کارخانوں کا خراب پانی دریاؤں اور نہروں میں نہ جانے دیں تاکہ ان کا صاف پانی کھانے پینے میں استعمال ہو سکے۔ یہی صاف پانی کھیتوں میں لے جائیں، تاکہ صاف سُتھری سبزیاں اور اَناج اُگا سکیں۔ اس طرح ہماری صحت بھی اچھّی رہے گی۔ زمین جیسی عظیم نعمت کو صاف سُتھرا رکھنے پر اللہ پاک کا شُکر ادا کرنے کا یہ سب سے اچھا طریقہ ہے۔

# مشق

**سوال نمبر ۱:** درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) زمین پر کون کون سی نعمتیں پائی جاتی ہیں؟

(ب) ہم کھانے پینے کے لیے کیسا پانی استعمال کرتے ہیں؟

(ج) آپ کے گھر، محلے اور شہر میں صفائی کی حالت کیسی ہے؟

(د) کھانے پینے کے لیے صاف پانی کہاں سے آتا ہے؟

(ہ) ہمیں اپنی چیزوں کو کیسا رکھنا چاہیے؟

(و) ہماری صحت کس طرح اچھی رہ سکتی ہے؟

**سوال نمبر ۲:** درج ذیل سوالات کے دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) شہروں اور کارخانوں کا پانی ڈالنا چاہیے:

(الف) کھیتوں میں (ب) دریاؤں میں

(ج) نالوں میں (د) نہروں میں

(۲) ہم زمین جیسی عظیم نعمت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں:

(الف) گندہ پانی دریا میں ڈال کر (ب) کھیتوں میں درخت لگا کر

(ج) جنگل کے درخت کاٹ کر (د) اپنے ماحول کی چیزوں کو صاف ستھرا رکھ کر

(۳) ہمیں گھر کا کُوڑا کرکٹ پھینکنا چاہیے:

(الف) میدان میں (ب) سمندر میں

(ج) کُوڑے دان میں (د) گلی میں

(۴) برف پگھلتی ہے تو بہتے ہیں:

(الف) سمندر (ب) دریا

(ج) نہریں اور جھیلیں (د) تالاب

سوال نمبر ۳: ان الفاظ پر دُرست اِعراب لگائیے اور پڑھ کر سنائیے:

شُکر - نعمت - فرض - کُوڑاکرکٹ

سوال نمبر ۴: اس سبق کا آخری پیراگراف خوش خط لکھیے۔

☆ ان جملوں کو غور سے پڑھیے:

امّی، زارا اور میں بازار گئے۔ مجھے سیب، آم اور انگور پسند ہیں۔

ہاں، ہاں۔ سب کو تحفے ملیں گے۔

ان جملوں میں لگے اس نشان (،) کو سکتہ کہتے ہیں۔ پڑھتے ہوئے اس نشان پر کچھ دیر ٹھہرا جاتا ہے۔ یہ نشان ایک سے زیادہ چیزوں کے درمیان میں اور ایک لفظ یا جملے کی تکرار کے وقت لگایا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۵: اس سبق میں سے ایسے تین جملے تلاش کر کے لکھیے جن میں سکتے کا نشان آیا ہے۔

سرگرمی: طلبہ اُستاد / اُستانی کے سُنائے ہوئے جملوں کو غور سے سُن کر زبانی سنائیں گے۔
طلبہ اپنے گھر، اسکول اور محلے کی کچھ چیزوں کے نام لکھ کر دکھائیں گے۔

**برائے اساتذہ**

۱- سوال نمبر ۳ کے لفظوں کو پہلے خود دُرست تَلفّظ سے طلبہ کو پڑھ کر سنائیے۔ پھر اُنھیں دُرست اِعراب لگانے کے لیے کہیے۔
۲- اپنی طرف سے کوئی طویل جملہ طلبہ کو سنائیے، پھر طلبہ سے باری باری سُنیے۔
۳- اخبار کی شہ سرخیاں پڑھنے اور سمجھنے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

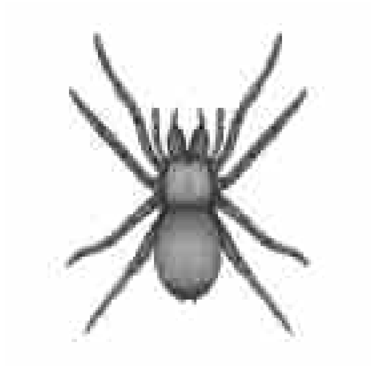

## حاصلاتِ تعلّم

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- نظم سُن کر اشعار کا مطلب سمجھ سکیں۔
۲- نظم سُن کر انفرادی / اجتماعی طور پر ترنُّم سے سنا سکیں۔
۳- نظم کا مرکزی خیال بتا سکیں۔
۴- مجوّزہ الفاظ سے نئے ہم آواز الفاظ بتا سکیں۔
۵- نظم پڑھنے کے دوران تفہیمی تدابیر اختیار کرتے ہوئے عبارت کو سمجھ سکیں۔

(تدریسی تدابیر: مکمل عبارت کا مفہوم اخذ کرنا، عبارت کو متعلقہ تصویر کے ذریعے سمجھنا)

# مِحنت کر

مکڑی نے کیا جالا تانا — کیسا اچھّا تانا بانا
آخر اس نے کیوں کر جانا — اس سے ملے گا مجھ کو کھانا
جس نے مکڑی پیدا کی ہے — اُس نے اتنی عقل بھی دی ہے
روزی کا کیوں تجھ کو غم ہے — مکڑی سے بھی کیا تو کم ہے
جب تک تیرے ہاتھ میں دَم ہے — ہاتھ میں کاغذ اور قلم ہے
سیکھ لے بابا عِلم وہنر تو — محنت کر تُو، محنت کر تُو

(اسماعیل میرٹھیؔ)

# مشق

**سوال نمبر۱:** درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) یہ نظم کس کے بارے میں ہے؟

(ب) مکڑی کو کھانا کس سے ملتا ہے؟

(ج) مکڑی کو اتنی عقل کس نے دی ہے؟

(د) جب تک ہاتھ میں دَم ہے، کیا کرنا چاہیے؟

(ہ) اس نظم میں شاعر نے کیا پیغام دیا ہے؟

**سوال نمبر ۲:** نظم پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھیے:

(الف) مکڑی نے کیا__________ تانا

(ب) اس سے ملے گا مجھ کو__________

(ج) __________ کا کیوں تجھ کو غم ہے

(د) سیکھ لے بابا__________ تُو

**سوال نمبر۳:** شعر کا مطلب بتایئے:

سیکھ لے بابا علم و ہنر تُو — محنت کر تُو، محنت کر تُو

**سوال نمبر۴:** نظم میں سے ہم قافیہ الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

جیسے: غم اور دَم

**سوال نمبر ۵:** دیے گئے الفاظ کے جملے بنایئے:

محنت - ہنر - عقل - کاغذ - کم

سرگرمیاں: ۱- طلبہ یہ نظم زبانی یاد کر کے اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ ٹیبلو کی شکل میں پیش کریں گے۔

۲- طلبہ اپنے ارد گرد رہنے والے دو محنت کشوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں گے اور کمرۂ جماعت میں پیش کریں گے۔

۳- درج ذیل تصاویر دیکھ کر نام لکھیے:

______________________

______________________

______________________

**برائے اساتذہ**

۱- طلبہ کو بتائیے کہ محنت سے روزی کمانا رزق حلال کہلاتا ہے۔

۲- طلبہ کی توجہ نظم کے ساتھ دی گئی مکڑی اور اس کے جالے کی طرف دلائیے اور بتائیے کہ مکڑی کتنی محنت اور توجہ سے جالا بُنتی ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی اپنا کام محنت اور توجہ سے کرنا چاہیے۔

**حاصلاتِ تعلّم** اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ :

۱- سبق سے متعلق تجزیاتی سوالوں کے جوابات تحریری طور پر دے سکیں۔ ۲- معنی کے لحاظ سے متضاد الفاظ کا باہمی فرق سمجھ سکیں۔
۳- اقراری جملوں کو استفہامیہ جملوں میں تبدیل کر سکیں۔ ۴- قومی و ملی تیوہار مناتے وقت اپنی سرگرمیوں کی وضاحت کر سکیں۔
۵- کسی واقعے/تقریر/نمایش کو دیکھ کر اپنی پسند و ناپسند کی وجہ بتا سکیں۔ ۶- سبق کے موضوع پر تقریر یاد کر کے جماعت کے سامنے پیش کر سکیں۔
۷- یاد کی ہوئی عبارت درست لکھ سکیں۔ ۸- مرکب جملے سُن کر اس کے الفاظ علیحدہ علیحدہ شناخت کر سکیں۔

# ہماری آزادی

ہر طرف جشن کا سماں تھا، چاروں طرف سے قومیّ و ملیّ نغموں کی آواز سنائی دے رہی تھی اس لیے کہ آج ۱۴/ اگست یعنی ہماری آزادی کا دن تھا۔ آج کے دن ریڈیو، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ پر بہ راہِ راست پرچم کشائی، قومی ترانہ، صدر اور وزیرِ اعظم کی تقاریر اور ملک بھر میں ہونے والی رنگارنگ تقریبات بہ راہِ راست نشر کی جا رہی تھیں۔ آج بچّہ ہو یا بڑا ہر کوئی خوشیاں مناتا نظر آ رہا تھا۔

وقاص اور ماہ نور دونوں بہن بھائیوں نے بھی شوق سے یہ سب مناظر ٹیلی ویژن پر دیکھے۔ وہ دونوں ہر سال خوشی کے اِس دن کو بہت جوش اور جذبے سے مناتے، گھر، محلے اور اسکول میں جھنڈیاں لگاتے اور چھت پر پاکستان کا جھنڈا لہراتے۔ اُن کے اسکول میں بھی آج یہ دن بہت جوش اور جذبے سے منایا جا رہا تھا۔ اسکول کے تمام بچّے سفید اور ہرے کپڑے پہنے عجب ہی بہار دکھاتے نظر آ رہے تھے۔

اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب پورے عملے کے ساتھ صبح ہی صبح اسکول میں موجود تھے۔ وقاص اور ماہ نور

دونوں بھی تیار ہو کر اسکول پہنچ گئے۔ ہری جھنڈیوں سے سجا ہوا اسکول بہت خوب صورت لگ رہا تھا۔ سب سے پہلے پرچم کشائی کی گئی، اس کے بعد قومی ترانہ پڑھا گیا۔ سب اس کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد بچوں نے مِلّی نغمے، ٹیبلو اور آزادی کے موضوع پر تقاریر پیش کیں۔ طلبہ کے درمیان پاکستانی معلومات پر مبنی ذہنی آزمایش کا ایک مقابلہ بھی ہوا۔ جیتنے والے طلبہ کو اسناد اور قیمتی انعامات سے نوازا گیا۔ آخر میں وطن کی سلامتی کی دعا کے بعد مٹھائی تقسیم کی گئی۔

اسکول کی تقریب کے بعد جب دونوں خوشی خوشی گھر واپس پہنچے تو اپنے انتظار میں اسد بھائی کو دروازے پر منتظر پایا۔ وہ سفید کپڑوں میں بہت اچھّے لگ رہے تھے۔

شام کو اسد بھائی دونوں بہن بھائیوں کو موٹر سائیکل پر بٹھا کر قائدِ اعظمؒ کے مزار پر گئے۔ مزار پر بہت ہجوم تھا۔ آج بے شمار لوگ وہاں فاتحہ خوانی کرنے آئے تھے۔ ماہ نور اور وقاص نے بھی اسد بھائی کے ساتھ مل کر دعا مانگی اور جب واپس ہوئے تو ماہ نور نے اسد بھائی سے معصوم سا سوال کیا:

"اسد بھائی! ہم آزادی کا جشن کیوں مناتے ہیں؟"

اسد بھائی مسکرائے اور دونوں کو وہیں باغیچے میں بیٹھ جانے کو کہا۔ جب وہ بینچ پر بیٹھ گئے، تب انھوں نے بتانا شروع کیا کہ آج ہم خاص طور پر قائدِ اعظمؒ کے مزار پر اس لیے آئے ہیں کہ یہ بانیِ پاکستان ہیں، اِن کی بہ دولت آج ہم سب آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں۔ پاکستان بننے سے پہلے یہاں انگریزوں کی حکومت تھی۔ ۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء کو ہمیں قائدِ اعظمؒ اور ان کے ساتھیوں کی اَن تھک محنت کے صلے میں پاکستان کا تحفہ ملا ہے۔ اس کی مٹّی کے ذرّے ذرّے میں ہمارے ہزاروں شہیدوں، جاں نثاروں، بزرگوں، ماؤں، بہنوں، جوانوں اور بچّوں کا خون شامل ہے۔ ہر سال ہم سب آزادی کا یہ دن اس لیے جوش اور جذبے سے مناتے ہیں کہ پاکستان بننے کے مقصد کو یاد رکھیں، اس کی حفاظت کریں اور اسے ایک فلاحی ملک بنائیں۔

یہ تب ہی ممکن ہو گا جب ہم سب قائدِ اعظمؒ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے محنت کریں گے اور ہر جگہ ہر مقام پر اپنے وطن کی عزت کا خیال رکھیں گے اور ایک دوسرے کے کام آئیں گے، مِل جُل کر اس کی ترقی اور تعمیر میں حصہ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری آزادی کو سلامت رکھے، آمین۔

قائدِ اعظمؒ کے مزار سے واپس آتے ہوئے تینوں نے مل کر زوردار آواز میں پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ پھر وہ جگمگاتے شہر کی روشنیاں اور رونقیں دیکھتے ہوئے ہنسی خوشی گھر لوٹ آئے۔

## مشق

**سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:**

(الف) ہم نے پاکستان کس کی رہ نمائی میں حاصل کیا؟

(ب) پاکستان بننے سے پہلے یہاں کس کی حکومت تھی؟

(ج) ماہ نور اور وقاص نے آزادی کا دن کس طرح منایا؟

(د) ہم آزادی کا دن کس طرح مناتے ہیں؟

(ہ) ہمیں اپنے وطن کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

**سوال نمبر ۲: درج ذیل سوالات کے دُرست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:**

(۱) ۱۴/ اگست کا دن ہوتا ہے:

(الف) رنگوں بھرا (ب) خوشیوں بھرا

(ج) عزت والا (د) ہمت والا

(۲) ہمارے لیے احترام کی نشانی ہے:

(الف) تقریر (ب) گیت (ج) نغمہ (د) قومی ترانہ

(۳) لفظ "بانی" کا مطلب ہے:

(الف) منانے والا　　(ب) بنانے والا

(ج) سجانے والا　　(د) سنوارنے والا

(۴) "نقشِ قدم پر چلنا" کے معنی ہیں:

(الف) کسی کی نقل کرنا　　(ب) کسی کا حکم ماننا

(ج) کسی کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرنا　　(د) کسی کے قدموں کے نشان ڈھونڈنا

سوال نمبر ۳: درج ذیل الفاظ کے متضاد (اُلٹ) لکھیے۔ جیسے: صبح کا متضاد شام

| الفاظ | متضاد |
|---|---|
| آزادی | |
| شہر | |
| خوشی | |
| روشنی | |
| عزت | |

سوال نمبر ۴: اقراری جملوں کو استفہامی (سوالیہ) جملوں میں تبدیل کیجیے:

(الف) قائدِ اعظمؒ بانیِ پاکستان ہیں۔

(ب) آزادی کا دن خوشی کا دن ہے۔

(ج) دعا کے بعد مٹھائی تقسیم کی گئی۔

(د) ۱۴/ اگست کو پرچم کشائی کی جاتی ہے۔

(ہ) بچّے شام کو شہر کی رونق دیکھنے گئے تھے۔

**سوال نمبر ۵: دیے گئے لفظوں سے سابقے اور لاحقے الگ کیجیے:**

لازوال-سائنس دان-خوش نصیب-کاری گر-غیر ضروری-خوش نما

| | |
|---|---|
| سابقے | |
| لاحقے | |

**سرگرمیاں:** ۱- طلبہ پاکستانی جھنڈے کی تصویر بنائیں گے اور اس میں رنگ بھریں گے۔

۲-طلبہ قومی نغموں کے مقابلے میں حصّہ لیں گے۔

۳- ۱۴/ اگست کی تقریب کا آنکھوں دیکھا حال لکھیں گے۔

۴-تحریکِ پاکستان کے رہ نماؤں کی تصاویر کا البم تیار کریں گے۔

۵-اخبار اور رسالوں سے تحریکِ پاکستان سے متعلق معلومات جمع کریں گے۔

**برائے اساتذہ**

۱- آزادی کے موضوع پر طلبہ سے مختصر تقریر لکھوایئے اور ساتھیوں کے سامنے پیش کرنے کا موقع فراہم کیجیے۔

۲- بورڈ پر سبق کے چند مرکب جملے لکھ کر طلبہ کو سنایئے اور پھر ان جملوں میں آنے والے الفاظ علیحدہ علیحدہ شناخت کروایئے۔

۳- طلبہ کو سبق کا کوئی پیراگراف یاد کروا کر لکھوایئے۔

**حاصلاتِ تعلّم**

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- مجوّزہ عبارت خاموشی اور روانی سے پڑھ سکیں۔
۲- مجوّزہ عبارت کا املا کر سکیں۔
۳- واحد اور جمع کا فرق جملوں میں واضح کر سکیں۔
۴- کوئی منظر دیکھ کر اُس سے متعلق زبانی بتا سکیں۔
۵- اپنے گھر اور اسکول کا تعارف کر سکیں۔
۶- متضاد الفاظ کا باہمی فرق سمجھ سکیں۔
۷- کم از کم ستر (۷۰) الفاظ پر مشتمل عبارت ایک منٹ میں روانی سے پڑھ سکیں۔

# ٹی ٹوینٹی کِرکٹ میچ

آج اتوار کا دن تھا۔ اس کے باوجود ہم اسکول جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آج ہمارے اسکول کے میدان میں ٹی ٹوینٹی کرکٹ انٹر اسکول ٹورنامنٹ کا فائنل میچ تھا۔ میدان کو رنگ بہ رنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ گرمی کی وجہ سے میچ صبح سات بجے شروع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا تھا۔ تمام طلبہ وقت پر اسکول پہنچ گئے۔ ہمارے اسکول کی ٹیم کو گرین الیون اور دوسرے اسکول کی ٹیم کو بلو الیون کا نام دیا گیا۔ دونوں ٹیمیں میدان میں آچکی تھیں۔ ٹیموں کا تعارف ہمارے اسکول کے ہیڈ ماسٹر محترم کاشف علی سے کرایا گیا۔

گرین الیون کے کپتان یاسر اور بلو الیون کے کپتان سرمد کے درمیان ٹاس ہوا۔ گرین الیون کے کپتان نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ ٹی ٹوینٹی میں ہر ٹیم کو بیس، بیس اوور کی بیٹنگ دی جاتی ہے۔ گرین الیون نے بیٹنگ کا آغاز کیا۔ سب نے تالیاں بجا کر حوصلہ اَفزائی کی۔ گرین الیون کی بیٹنگ کا آغاز اچھّا نہ تھا۔ اُن کے تین کھلاڑی، چار اوورز میں پندرہ رنز بنا کر آؤٹ ہوگئے۔ اس کے بعد گرین الیون کے کپتان یاسر بیٹنگ کرنے آئے۔ دھواں دھار بیٹنگ کی اور خوب چوکے چھکّے لگائے۔ وہ پچاس رنز بنا کر رن آؤٹ ہوگئے۔

باقی کھلاڑیوں نے بھی اچھی بیٹنگ کی اور بیس اوورز مکمل ہونے پر ایک سو تیس رنز بنائے۔ ہم سب نے گرین الیون کو خوب داد دی۔ سب بہت خوش تھے۔

پندرہ منٹ کا وقفہ ہوا۔ پھر بلو الیون نے بیٹنگ کا شان دار آغاز کیا۔ آٹھ اوورز میں پچاس رنز بنائے اور کوئی کھلاڑی آؤٹ نہیں ہوا۔ گرین الیون کے کپتان نے اسپنر وقار کو بولنگ دی۔ وقار نے بہترین بولنگ کر کے لگاتار تین کھلاڑی آؤٹ کر کے ہیٹ ٹرک کی۔ ہمارے اسکول کے بچّے خوشی سے تالیاں بجانے لگے۔ بلو الیون کے کھلاڑی مشکلات کا شکار ہو گئے اور یوں پوری ٹیم اٹھارہ اوورز میں ایک سو پانچ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔

ہمارے اسکول کی ٹیم گرین الیون ۲۵ رنز سے میچ جیت کر ٹرافی کی حق دار ٹھہری۔ وقار کو "مین آف دی میچ" قرار دیا گیا، جس نے ۱۰ رنز دے کر پانچ کھلاڑی آؤٹ کیے تھے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے تمام کھلاڑیوں کو شاباشی دی۔ میچ ختم ہونے کے بعد ہم سب آج کے کھیل پر بات چیت کرتے ہوئے خوشی خوشی گھروں کو لوٹ آئے۔

## مشق

**سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:**

(الف) بچے اتوار کو اسکول کیوں گئے؟

(ب) کرکٹ کی ایک ٹیم میں کتنے کھلاڑی ہوتے ہیں؟

(ج) ٹی ٹوینٹی میچ کتنے اوورز پر مشتمل ہوتا ہے؟

(د) وقار کو "مین آف دی میچ" کیوں قرار دیا گیا؟

(ہ) گرین الیون نے کتنے رنز اسکور کیے؟

**سوال نمبر ۲:** دیے گئے الفاظ کے جملے بنائیے:

ٹیم - ٹیموں - کھلاڑی - کھلاڑیوں - لڑکا - لڑکے - لڑکی - لڑکیاں

**سوال نمبر ۳:** اپنے اسکول کا تعارف تحریر کیجیے۔

**سوال نمبر ۴:** درج ذیل الفاظ کے متضاد تحریر کیجیے:

دن - گرمی - جیت - اچھّا - خوش

**سوال نمبر ۵:** دُرست الفاظ سے خالی جگہیں پُر کیجیے:

(الف) ٹی ٹوینٹی میچ صبح __________ بجے شروع ہوا۔

(ب) ٹی ٹوینٹی میچ میں ہر ٹیم __________ اوورز کھیلتی ہے۔

(ج) میچ __________ کے دن ہوا۔

(د) بالر وقار نے __________ کھلاڑی آؤٹ کیے۔

(ہ) گرین الیون نے میچ __________ رنز سے جیت لیا۔

**سرگرمی:** طلبہ کسی میچ کا آنکھوں دیکھا حال کمرۂ جماعت میں سنائیں گے۔

**برائے اساتذہ**

۱- طلبہ کو گھر میں اور گھر سے باہر کھیلے جانے والے کھیلوں کے بارے میں معلومات فراہم کیجیے۔

۲- دیہی علاقوں میں کھیلے جانے والے بچّوں کے کھیلوں کی معلومات دیجیے۔
(جیسے: کوڑا جمال شاہی، ونجھ وٹی، پہل دوج، آنکھ مچّولی وغیرہ)

۳- سبق میں موجود نئے الفاظ کا املا کروائیے۔

۴- طلبہ سے بلند خوانی اور خاموش خوانی کرائیے اور درج ذیل فارمولے سے اُن کی رفتارِ قرأت معلوم کیجیے۔

رفتارِ قرأت = پڑھے گئے کُل الفاظ ÷ وقت (منٹوں میں)

حاصلاتِ تعلّم

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱-عبارت سن کر اس کے نظم یا نثر ہونے کا تعین کر سکیں۔
۲-نو سے دس لفظوں پر مشتمل جملے ادا کر سکیں۔
۳-گفتگو کے دوران آداب و اخلاق کا لحاظ رکھ سکیں۔
۴-اشعار کا مطلب سمجھ سکیں۔
۵- نظم کی ضرورت کے مطابق اداکاری / ہدایت کاری کر سکیں۔
۶- ہم نصابی کتابوں کے مطالعے کی عادت اپنا سکیں۔

# ہماری مُحبّت وطن کے لیے

ہماری مہک اس چمن کے لیے
ہماری مُحبت وطن کے لیے

مسرّت کے چشمے اُبلتے رہیں
ترقی کے رَستے پہ چلتے رہیں
نئی روشنی کی کرن کے لیے
ہماری مُحبت وطن کے لیے

نظارے نئے ہیں، نگاہیں نئی
بنانی ہیں کچھ شاہ راہیں نئی
نئی زندگی کے چلن کے لیے
ہماری مُحبت وطن کے لیے

ہماری ہنسی ہے چمن کی ہنسی
ہماری خوشی ہے وطن کی خوشی
خوشی ہے بڑی چیز مَن کے لیے
ہماری مُحبت وطن کے لیے
ہماری مہک اِس چمن کے لیے

(انور شعورؔ)

## مشق

**سوال نمبر۱:** درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) اس نظم میں کس کی محبت کا ذکر کیا گیا ہے؟
(ب) ہمارے پیارے وطن میں کیا کیا ہے؟
(ج) وطن کی ترقی کیسے ہو سکتی ہے؟
(د) ہم سب کو وطن کے لیے کون کون سے کام کرنے چاہییں؟

**سوال نمبر ۲:** کالم "الف" کے الفاظ کالم "ب" کے ہم آواز الفاظ سے ملایئے:

| کالم (الف) | کالم (ب) |
|---|---|
| وطن | ستارے |
| مہک | مداری |
| ہماری | پلتے |
| اشارے | چہک |
| چلتے | چمن |

**سوال نمبر ۳: دیے گئے پیراگراف کو اپنے لفظوں میں مکمل کیجیے:**

(الف) ہمارے وطن کا نام __________ ہے۔ ہم سب اپنے وطن سے __________ کرتے ہیں۔

(ب) ہمارے وطن کی قومی زبان __________ ہے۔ ہمارے پیارے وطن کے جھنڈے کا رنگ __________ اور __________ ہے۔

(ج) ہمارے وطن کے __________ صوبے ہیں۔ ہماری خوشی __________ کی خوشی ہے۔ ہم اپنے وطن کا نام __________ کریں گے۔

**سوال نمبر ۴: مندرجہ ذیل اشعار کا مطلب بیان کیجیے:**

نظارے نئے ہیں، نگاہیں نئی
بنانی ہیں کچھ شاہ راہیں نئی
نئی زندگی کے چلن کے لیے
ہماری محبت وطن کے لیے

**سرگرمیاں:** ۱-طلبہ پاکستان کے تاریخی اور تفریحی مقامات کی تصاویر کا البم تیار کریں گے۔
۲- طلبہ اپنے اپنے شہر میں موجود تاریخی اور تفریحی جگہوں کی سیر کر کے ان کے بارے میں اپنے ساتھیوں کو بتائیں گے۔

**برائے اساتذہ**

۱-طلبہ کو ایسی کتاب مہیا کیجیے جو طلبہ کو دوسرے ممالک کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔
۲-کتابیں اور رسائل سے وطن کی محبت پر مبنی نظمیں جمع کروا کر کتابچہ بنوائیے۔

## حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- موقع محل کی مناسبت سے کلمات ادا کر سکیں۔ ۲-استفہامی جملوں کو اقراری اور انکاری جملوں میں بدل سکیں۔ ۳-اپنے رشتے داروں سے تعلقات کی نوعیت سمجھ کر تعلقات رکھ سکیں۔ ۴-بچوں کے رسالے اور کہانی کی کتابیں دل چسپی سے پڑھ سکیں۔ ۵- درسی کتاب میں دیے گئے سوالات کے جواب دے سکیں۔ ۶-ایک ساتھ دیے جانے والے مختلف احکامات سمجھ کر ان کی تعمیل کر سکیں۔ ۷-گفتگو کے دوران آداب واخلاق کا لحاظ رکھ سکیں۔ ۸- گفتگو کا تجزیہ کر کے سوالوں کے جواب دے سکیں۔

# اَچھّی باتیں

احمد اسکول سے گھر آیا تو بہت خوش تھا۔ اس نے اَدب سے امّی کو سلام کیا اور ان کے گلے میں باہیں ڈال کر کہا:

" امّی جان! مجھے ۱۴/ اگست کے تقریری مقابلے کے لیے منتخب کر لیا گیا ہے۔"

"واہ بھئی!" امّی خوشی سے بولیں۔ "اچھّا! اب کپڑے بدل کر مُنھ ہاتھ دھولو، پھر آرام سے تمھاری بات سُنیں گے۔

کھانے کی میز پر امّی کے علاوہ نانی جان بھی تھیں۔ احمد نے اُنھیں سلام کیا۔ نانی جان نے اُس کی بلائیں

لیں۔ پھر سب نے بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا۔ کھانا کھا چکے تو الحمدُ لِلّٰہ کہا اور دُعا پڑھی۔ اَب نانی جان نے احمد کی طرف توجہ کرکے پوچھا: "بیٹا! آپ اپنی امّی سے کس مقابلے کا ذکر کر رہے تھے؟" احمد نے امّی اور نانی جان کی طرف دیکھ کر پُرجوش انداز میں بتایا: "ہمارے اسکول کے کئی بچّوں میں سخت مقابلے کے بعد دوسرے اسکول میں ہونے والے تقریری مقابلے کے لیے میرا نام بھیجا گیا ہے۔" یہ سن کر دونوں نے احمد کو تعریفی نظروں سے دیکھا۔ وہ خوش ہو گیا۔

" امّی جان! آپ دیکھیے گا، مقابلہ میں ہی جیتوں گا۔" احمد نے پورے یقین سے کہا۔

نانی جان نے کہا: "اِن شاءاللہ، اگر اسی طرح محنت کروگے تو ضرور کام یابی حاصل کروگے۔"

کھانا کھانے کے بعد نانی جان نے بہت پیار سے احمد کو اپنے پاس بٹھایا اور اُس سے کہا:

"بیٹے! مجھے بہت خوشی ہے کہ تقریری مقابلے کے لیے تمھارا نام بھیجا گیا ہے، مگر یاد رکھو! اللہ کی مدد کے بغیر کام یابی ممکن نہیں۔"

"بے شک نانی جان؟۔" احمد نے کہا۔

"بیٹا! جب بھی ہم خوشی کی کوئی خبر سنیں تو فوراً اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ جیسے تم تقریری مقابلے کے لیے منتخب ہوئے تو تمھیں "الحمدللہ" کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ جو کام یابی ہمیں حاصل ہوتی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہوتی ہے۔ اسی طرح جب ہم کام کا ارادہ کریں تو ضرور "اِن شاء اللہ" کہنا چاہیے، تاکہ وہ کام اللہ کی رضا سے مکمل ہو۔ اپنی خوشی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے اس کام میں برکت ہو جاتی ہے۔"

"میں آپ کی بات سمجھ گیا نانی جان! اِن شاءاللہ میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھوں گا۔" احمد نے مسکرا کر کہا۔

نانی جان نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا: "شاباش میرے بیٹے!"

# مشق

**سوال نمبر ۱:** درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) احمد جب اسکول سے آیا تو کیوں خوش تھا؟
(ب) سب نے کیا پڑھ کر کھانا شروع کیا؟
(ج) جب ہم خوشی کی کوئی خبر سنیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
(د) ہمیں کام یابی کس کی مہربانی سے حاصل ہوتی ہے؟
(ہ) جب ہم کسی کام کا ارادہ کریں تو کیا کہنا چاہیے؟
(و) ہمیں الحمدللہ اور اِن شاءاللہ کیوں کہنا چاہیے؟

**سوال نمبر ۲:** درست جملے پر (✓) اور غلط جملے پر (✗) کا نشان لگائیں:

(الف) احمد جب اسپتال سے گھر آیا تو بہت خوش تھا۔ ☐
(ب) کھانے کی میز پر دادی جان بھی تھیں۔ ☐
(ج) جب بھی ہم کوئی خوشی کی خبر سنیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ ☐
(د) احمد قرأت کے مقابلے کے لیے منتخب ہوا تھا۔ ☐
(ہ) ہمیں جو کام یابی حاصل ہوتی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے حاصل ہوتی ہے۔ ☐

**سوال نمبر ۳:** درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

شُکر - کام یابی - مہربانی - مقابلہ - محنت

**سوال نمبر ۴:** اقراریہ جملوں کو سوالیہ جملوں میں تبدیل کر کے لکھیے:

| اقراریہ جملے | سوالیہ جملے |
|---|---|
| زارا اسپتال گئی۔ | |
| امّی نے سبزی خریدی۔ | |
| ابو دفتر گئے۔ | |
| احمد حیدرآباد گیا ہے۔ | |
| دادا جان کتاب پڑھ رہے ہیں۔ | |

**سوال نمبر۵:** سوالیہ جملوں کو اقراریہ جملوں میں تبدیل کرکے لکھیے:

| سوالیہ جملے | اقراریہ جملے |
|---|---|
| کیا رخسانہ نے سارا حلوہ کھالیا؟ | |
| کیا ابا جان کپڑے خرید کر لائے ہیں؟ | |
| کیا احمد نے تقریری مقابلہ جیت لیا؟ | |
| کیا نعیم بازار گیا ہے؟ | |
| کیا زارا نے کمرہ صاف کر لیا؟ | |

**سوال نمبر۶:** درج ذیل جملوں میں سے کن جملوں کے ساتھ الحمدللہ آئے گا اور کن کے ساتھ ان شاءاللہ؟

۱- میں بڑوں کی عزت کرتا ہوں۔

۲- ہم سچ بولتے ہیں۔

۳- میں وقت پر سو جاؤں گا۔

۴- آپ اسکول کا کام وقت پر کر لیں گے۔

۵- میں آگے بڑھنے کی کوشش کروں گا۔

۶- ہم سستی اور کاہلی سے دور رہتے ہیں۔

**سرگرمی:** تصویر کے نیچے اس کا نام لکھیے۔

**برائے اساتذہ**

۱-طلبہ کو رشتوں کی اہمیت سے آگاہ کیجیے اور اُنھیں بتائیے کہ بزرگوں، ہم عمروں اور چھوٹوں سے برتاؤ کے کیا آداب ہیں؟

۲- طلبہ کو بچّوں کے رسالوں اور کہانی کی کتابوں سے متعارف کرائیے اور مطالعے کی ترغیب دیجیے۔

## حاصلاتِ تعلّم

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- نظم پڑھتے ہوئے ہم آواز الفاظ سُن سکیں۔
۲- نظم سن کر اشعار کا مطلب سمجھ سکیں۔
۳- نظم سن کر اس کا مرکزی خیال بتا سکیں۔
۴- کسی چیز کے غلط استعمال کے نقصانات بتا سکیں۔ مثلاً موبائل، کمپیوٹر وغیرہ۔
۵- اپنی تقریر اعتماد اور معلوماتی حوالوں سے کر سکیں۔
۶- یاد کی ہوئی نظم لکھ سکیں۔
۷- بازار سے سودا سلف لا سکیں۔
۸- اپنے پسندیدہ پیشے سے متعلق چار سے چھ مکالمے تحریر کر سکیں۔

# میں اچھّا بنوں گا

خوشی سے پڑھوں گا، خوشی سے لکھوں گا
خوشی سے ہر اِک کام کرتا رہوں گا
نہا دھو کے میں صاف ستھرا رہوں گا
لباس اپنا ہر وقت اُجلا رکھوں گا

بڑے شوق سے مدرسے جاؤں گا میں
سبق ختم ہوتے ہی گھر آؤں گا میں
سلیقے سے اپنی کتابیں رکھوں گا
سبق اپنا ہر روز پڑھتا رہوں گا

کروں گا، جو ماں باپ مجھ سے کہیں گے
مرے کام سے وہ سدا خوش رہیں گے
ادب اپنے اُستاد کا میں کروں گا
توجّہ سے ہر بات اُن کی سُنوں گا

بھلائی سے کرتا رہوں گا مُحبت
برائی سے کرتا رہوں گا میں نفرت
میں سچّا بنوں گا، میں اچھّا بنوں گا
میں اچھّوں کی صُحبت میں ہر دَم رہوں گا

(تلوک چند محرؔوم)

## مشق

**سوال نمبر۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:**

(الف) اس نظم میں شاعر نے کون کون سی باتیں کی ہیں؟
(ب) کتابوں کو کیسے رکھنا چاہیے؟
(ج) ہمیں اپنے بڑوں اور اُستادوں کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیے؟
(د) ہمیں کن لوگوں کی صحبت میں رہنا چاہیے؟
(ہ) اس نظم سے کیا سبق ملتا ہے؟

**سوال نمبر ۲: درج ذیل اشعار کو مکمل کیجیے:**

(الف) بڑے شوق سے __________ جاؤں گا
(ب) مرے کام سے وہ سدا __________ رہیں گے
(ج) توجہ سے ہر بات اُن کی __________ گا
(د) میں __________ بنوں گا

## سوال نمبر ۳: درج ذیل اشعار کو نثر میں تبدیل کیجیے:

(الف) نہا دھو کے میں صاف ستھرا رہوں گا

________________

(ب) سبق ختم ہوتے ہی گھر آؤں گا میں

________________

(ج) مرے کام سے وہ سدا خوش رہیں گے

________________

(د) ادب اپنے اُستاد کا میں کروں گا

________________

**سرگرمیاں:** ۱۔طلبہ ماں باپ کے موضوع پر کمرۂ جماعت میں مختصر تقاریر کریں گے۔
۲۔طلبہ کمرۂ جماعت میں بتائیں کہ وہ مستقبل میں کون سا پیشہ اپنائیں گے۔

**برائے اساتذہ**

۱۔لَے، آہنگ، جذبے اور تاثر سے نظم کی بلند خوانی کیجیے اور طلبہ میں بھی شعر خوانی کا ذوق پیدا کیجیے۔
۲۔ طلبہ کو ماں باپ کی خدمت، اہمیت سے واقف کرائیے۔
۳۔ نظم کے آخری بند کے پہلے شعر کی وضاحت کرتے ہوئے طلبہ کو بتائیے کہ سچّ بولنے اور اچھّے لوگوں کی صحبت میں رہنے کے بہت فائدے ہیں۔

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱-نثر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیم اور تعبیر پر مبنی سوالات کے جواب دے سکیں۔
۲-عام کرداروں پر مبنی سادہ مکالمے پڑھ سکیں۔
۳-مجوّزہ الفاظ سے نئے ہم آواز الفاظ بتا سکیں۔
۴-میں، ہم، تم اور آپ کا درست استعمال کر سکیں۔
۵- دوسروں کے بہیمانہ / جارحانہ رویوں سے خود کو اور اپنے ساتھیوں کو محفوظ رکھنے کی تدابیر کر سکیں۔
۶-جملوں میں لفظ بدل کر نئے جملے ادا کر سکیں۔
۷-مکالموں کی ادائی میں آواز کے اُتار چڑھاؤ، چہرے کے تاثرات اور حرکات و سکنات کا استعمال کر سکیں۔
۸- دیے گئے پیراگراف میں تفصیلیہ، واوین، قوسین، نیم وقفہ، ندائیہ، استعجابیہ / فجائیہ علامتوں کو موقعے کی مناسبت سے استعمال کر سکیں۔

# صِحت و صَفائی

(بچّے صحن میں کھیل رہے ہیں اور امّی کھانا لگا رہی ہیں۔ فاطمہ سب کو بُلاتی ہے۔ بچّے کھیل چھوڑ کر کھانا کھانے کے لیے آتے ہیں۔)

**امّی:** آپ سب ہاتھ دھو کر آئیں، شاباش!

**عالیہ:** میں نے تو ابھی کچھ دیر پہلے ہی ہاتھ دھوئے تھے!

**فاطمہ:** ابھی دھو کر آتی ہوں امّی جان!

**امّی:** بہت اچھّے! آپ سب بہت دیر سے صحن میں کھیل رہے تھے، آپ نے مختلف چیزوں کو ہاتھ لگایا ہے۔ اُن پر جراثیم بھی ہوتے ہیں جو نظر بھی نہیں آتے۔ یہ جراثیم ہمارے ہاتھ کے ذریعے منھ میں داخل ہو کر ہمیں بیمار کر دیتے ہیں۔

**فاطمہ:** ہاتھوں کے ذریعے کس طرح؟

**امّی:** وہ اس طرح کہ جب ہم ہاتھ دھوئے بغیر کھانا کھاتے ہیں تو ہمارے ہاتھ پر لگے جراثیم کھانے کے ساتھ ہمارے پیٹ میں چلے جاتے ہیں اور وہاں سے یہ ٹائیفائیڈ، ہیضہ اور پیچش کے ساتھ ساتھ کئی بڑی بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔

**فیضان:** جی امّی! ہمیں اسکول میں اُستانی صاحبہ نے بھی یہی بات سمجھائی تھی۔

**امّی:** بچّو! کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا سنّت بھی ہے۔ اس لیے ہمیں صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

**عالیہ:** آپ کو علم ہے ناں امّی کہ فاروق بھائی کو باہر کے کھانے بے حد پسند ہیں۔

**فاطمہ:** کل بھائی نے باہر سے چھولے بھی لے کر کھائے تھے۔

**امّی:** آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ باہر کے کھانے ہماری صحت کے لیے اچھّے نہیں ہوتے کیوں کہ وہ صفائی سُتھرائی سے نہیں پکائے جاتے۔

**عالیہ:** جی امّی! وہ تو کھانا پکاتے وقت صفائی سُتھرائی کا بالکل بھی خیال نہیں رکھتے۔

**فیضان:** تو کیا بیماریاں اس وجہ سے بھی پھیلتی ہیں؟

**امّی:** بالکل بیٹا! صفائی کا خیال نہ رکھنا اور خراب چیزوں کا استعمال ہماری صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔

**فاطمہ:** آپ نے دُرست فرمایا۔ اب ہم باہر کے کھانے نہیں کھائیں گے۔

امّی: یہ بہت اچھّی بات ہے۔

عالیہ: امّی! ہمیں صحت کے اصول بھی بتا دیجیے، تاکہ ہم ان پر عمل کریں۔

امّی: دیکھیے! اسلام نے صفائی کو ایمان کا حصّہ بتایا ہے۔ ہمیں ہر صبح اُٹھ کر دانت صاف کرنے چاہییں اور ہاتھ مُنھ دھونا چاہیے۔ اس کے علاوہ روزانہ نہانا، ورزش کرنا، پھل اور سبزیوں کو دھو کر استعمال کرنا اور سیر کرنا اچھّی باتیں ہیں۔ یہ سب باتیں صحت کے لیے ضروری ہیں۔ صاف سُتھری غذا، پاک صاف کپڑے اور بدن ہماری صحت کے لیے ضروری چیزیں ہیں۔

فاطمہ: آپ نے صحت مند رہنے کے لیے اتنی اچھّی باتیں بتائی ہیں۔

عالیہ: امّی! ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کی بتائی ہوئی ہدایات پر ضرور عمل کریں گے۔

امّی: جیتے رہو میرے بچّو! آؤ ہم سب ہاتھ دھو کر کھانا کھاتے ہیں۔ سب نے مِل کر امّی کے ہاتھ کا پکا ہوا مزے دار کھانا کھایا۔

## مشق

سوال نمبر ا: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) کھانا کھانے سے پہلے امّی جان نے بچّوں کو کیا تاکید کی؟

(ب) کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا کیوں ضروری ہے؟

(ج) باہر کے کھانے ہماری صحت کو کیوں نقصان پہنچا سکتے ہیں؟

(د) صحت کے لیے ہمیں کیا اقدامات کرنے چاہییں؟

**سوال نمبر ۲:** دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

کتاب - چھولے - سبزیاں - بیماری - دانت

**سوال نمبر ۳:** دُرست الفاظ سے خالی جگہیں پُر کیجیے:

(الف) کل بھائی نے باہر سے چھولے بھی لے کر............. تھے۔

(ب) میں نے ابھی کچھ دیر پہلے ہی............. دھوئے تھے۔

(ج) ہمیں صفائی کا خاص.............رکھنا چاہیے۔

(د) کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا............. بھی ہے۔

(ہ) پھل اور سبزیوں کو دھو کر.............کرنا چاہیے۔

**سوال نمبر ۴:** دیے گئے بے ترتیب جملے درست کرکے خوش خط لکھیے:

(الف) آپ نے مختلف کو ہاتھ چیزوں بھی لگایا ہے۔

(ب) کھاتے ہیں کھانا دھو کر ہم ہاتھ۔

(ج) استانی صاحبہ نے بھی ہمیں اسکول میں سمجھائی تھی یہی بات۔

(د) آپ سب صحن دیر بہت میں کھیل تھے سے رہے۔

**سوال نمبر ۵:** اس سبق میں جن بیماریوں کے نام آئے ہیں، وہ لکھیے:

۱- ____________

۲- ____________

۳- ____________

❖ ایک جیسی آواز دینے والے الفاظ ہم آواز الفاظ کہلاتے ہیں۔ جیسے: مال، جال، کھال۔

سوال نمبر ۶: دیے گئے الفاظ کے ہم آواز الفاظ لکھیے:

| جب | |
|---|---|
| بات | |
| کھانا | |
| ہم | |
| نام | |

سوال نمبر ۷: مناسب لفظ چُن کر خالی جگہوں میں لکھیے:

| | | |
|---|---|---|
| ۱- ________ جا رہے ہیں۔ | میں | آپ |
| ۲- ________ سب آ گئے ہیں۔ | تم | ہم |
| ۳- ________ آ رہا ہوں۔ | میں | تم |
| ۴- ________ کب آؤ گے؟ | تم | میں |

سرگرمیاں: ۱-طلبہ صحت و صفائی کے موضوع پر کمرۂ جماعت میں کوئی ڈراما پیش کریں۔
۲-طلبہ محلے کی صفائی کے انتظام پر دس جملے لکھیں۔

رموزِ اوقاف: رموز، "رمز" کی جمع ہے جس کے معنی اشارات، علامات یا نشانات کے ہیں۔ اوقاف "وقف" کی جمع ہے جس کے معنیٰ 'ٹھہرنے' یا 'رُکنے' کے ہیں۔ اس طرح رموزِ اوقاف کے معنیٰ ہوئے 'رُکنے یا ٹھہرنے کے اشارے'۔

ایسے اشارات یا نشانات، جو تحریر میں ایک جملے کو دوسرے جملے یا کسی لفظ کو دوسرے لفظ سے الگ کرنے کے لیے استعمال ہوں، "رموزِ اوقاف" کہلاتے ہیں۔

**تفصیلیہ (:-):** یہ علامت کسی بات کی تفصیل بیان کرتے وقت یا کسی فہرست کو پیش کرتے وقت استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً: ہمیں صحت وصفائی کے لیے درج ذیل کام کرنے چاہئیں:

صبح سویرے اُٹھنا، دانت صاف کرنا، ہاتھ منھ دھونا، روزانہ نہانا، ورزش کرنا، پھل، سبزیاں دھو کر کھانا وغیرہ۔

**واوین (""):** عبارت میں کسی کا قول یا کوئی اقتباس اسی کے الفاظ میں نقل کرنے کے لیے یہ علامت استعمال ہوتی ہے۔ مثلاً: امّی نے کہا "آپ سب ہاتھ دھو کر آئیں"۔

**قوسین ( ):** یہ علامتیں جملۂ معترضہ کے پہلے اور آخر میں لگائی جاتی ہیں۔ جملۂ معترضہ ایسے جملے کو کہا جاتا ہے جو کسی عبارت میں حوالے کے طور پر آئے۔ مثلاً: فاطمہ (جو عالیہ کی بہن تھی) نے صحت وصفائی کی اچھی باتیں بتائیں۔

**وقفہ (؛):** جملے کے لمبے لمبے اجزا کو ایک دوسرے سے الگ کرنے کے لیے اس علامت کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً: تم روئے اور ہمارا دل بے چین ہوا؛ تمھاری انگلی دکھی تو ہمارے دل پر چوٹ لگی؛ مصیبتیں تکلیفیں ہم نے اُٹھائیں؛ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر ہم بیٹھے؛ غرض کہ جان، مال، آرام سب کچھ تمہارے لیے تج دیا۔

**ندائیہ / استعجابیہ / فجائیہ (!):** یہ نشانی اُن لفظوں کے بعد لگائی جاتی ہے جن میں کسی کو پکارا جائے یا حیرت، خوشی، غم، خوف یا غصے کا اظہار ہو۔ مثلاً: بچو!، افوہ! کتنی گرمی ہے۔ کاش! میں محنت کر لیتا۔

**برائے اساتذہ**

ا- طلبہ کو صحت وصفائی کے بارے میں معلومات فراہم کیجیے۔ نیز ان کو صاف ستھرا رہنے کی ترغیب دلائیے۔ سبق کی بلند خوانی کروائیے۔

۲- طلبہ کو "رموزِ اوقاف" سمجھانے کے لیے استقرائی طریقہ اختیار کیجیے جس میں پہلے مثالیں دی جاتی ہیں اور بعد میں تعریف بتائی جاتی ہے۔

## حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- نثر پڑھ کر اِس سے متعلق تفہیم اور تعبیر پر مبنی سوالات کے جواب دے سکیں۔
۲- تذکیر و تانیث کا فرق جملوں میں واضح کر سکیں۔
۳- ذرائع ابلاغ کے پروگراموں کو سمجھ کر اس سے متعلق بات چیت کر سکیں۔
۴- واوین / قوسین کو موقعے کی مناسبت سے استعمال کر سکیں۔
۵- قومی و ملّی تیوہار مناتے وقت اپنی سرگرمیوں کی وضاحت کر سکیں۔
۶- گھر میں ہونے والی تقریبات پر ۸ سے ۱۰ جملے لکھ سکیں۔
۷- مکالموں کی ادائی میں آواز کے اُتار چڑھاؤ، چہرے کے تاثرات اور حرکات و سکنات کا استعمال کر سکیں۔

# تیِوہار

اُستانی رِدا مسکراتی ہوئی کمرۂ جماعت میں داخل ہوئیں۔ بچے اُستانی رِدا کو دیکھ کر خوش ہو گئے۔ انھوں نے کھڑے ہو کر سلام کیا۔ اُستانی صاحبہ نے بھی سلام کا جواب دیا اور سب کو بیٹھنے کے لیے کہا۔ ان سے حال احوال پوچھنے کے بعد اُستانی صاحبہ نے کہا:

"بچّو! بتایئے ہم سب کون کون سے تیوہار مناتے ہیں؟"

سب سے پہلے جاوید اور زینب بولے کہ ہم عید مناتے ہیں جس میں ہم نئے کپڑے پہنتے ہیں۔ عید کی نماز پڑھنے عید گاہ جاتے ہیں۔ اس دن ہمیں عیدی بھی ملتی ہے۔"

اُستانی نے دونوں کو شاباشی دی۔ اگلا سوال کملا سے پوچھا کہ آپ کون سے تیوہار مناتے ہیں؟

کملا نے بتایا کہ ہم دیوالی کا تیوہار مناتے ہیں اور اس کی تیاری بھی دُھوم دھام سے کرتے ہیں۔ مٹھائیاں

بانٹتے ہیں اور چراغاں بھی کرتے ہیں۔

اتنے میں کشن سنگھ بولا: "میں بھی بتاؤں گا، ہم بیساکھی کا تیوہار مناتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا میلا ہوتا ہے۔ اس دن رنگ بہ رنگے کپڑے پہنتے ہیں اور خوب اچھے اچھے پکوان بناتے ہیں اور ہم سب عبادت کرنے گردوارے بھی جاتے ہیں۔"

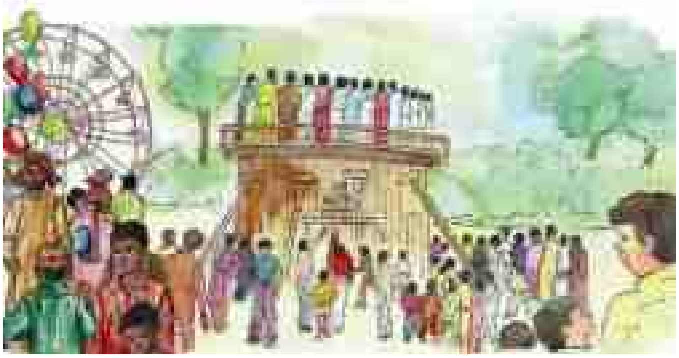

"شاباش! آپ سب کو تو اپنے تیوہاروں کے بارے میں خوب معلومات ہے۔" اُستانی بولیں۔ پھر اُنھوں نے مائیکل سے پوچھا:"آپ کون سا تیوہار مناتے ہیں؟"

مائیکل نے بتانا شروع کیا۔ "ہم کرسمس کا تیوہار مناتے ہیں اور اُس دِن چرچ جاکر عبادت کرتے ہیں اور کرسمس کے دن سانتا کلاز بھی آتا ہے، جو ہمیں بہت سارے تحائف دے کر جاتا ہے۔"

اُستانی نے مسکرا کر مائیکل کو شاباشی دی اور کہا:

"اب میں تمھیں تمھارے تیوہاروں سے متعلق کچھ خاص خاص باتیں بتاتی ہوں۔"

بچّے شوق سے ان کی باتیں سننے کے لیے متوجہ ہوگئے۔

"بچّو! آپ سب جانتے ہیں کہ ہم سب ایک آزاد وطن پاکستان میں رہتے ہیں، اس لیے ہمیں ایک دوسرے کے رسم ورواج اور تیوہاروں سے متعلق معلومات ہونی چاہییں۔ ہمارے کچھ مذہبی تیوہار ہوتے ہیں اور کچھ قومی۔ آج میں آپ کو مذہبی تیوہاروں کے متعلق بتاتی ہوں۔ تیوہار قوموں کی پہچان ہوتے ہیں۔ مسلمان سال میں دو بڑے تیوہار عید الفطر اور عید الاَضحیٰ مناتے ہیں۔ ان دونوں تیوہاروں کی دینِ اسلام میں بڑی اہمیت ہے۔ عید الفطر رمضان کے اختتام پر آتی ہے۔ یہ عید رمضان کے روزوں اور دیگر عبادات کا انعام ہے۔ مسلمان نئے کپڑے پہن کر نمازِ عید پڑھتے ہیں اور خوشی کے اظہار کے لیے ایک دوسرے سے

گلے ملتے ہیں۔ عورتیں اور بچیاں ہاتھوں میں مہندی لگاتی ہیں اور چوڑیاں بھی پہنتی ہیں۔ بڑے چھوٹوں کو عیدی دیتے ہیں، لوگ ایک دوسرے کی دعوتیں کرتے ہیں۔ طرح طرح کے کھانے بنائے جاتے ہیں اور میٹھے میں شِیر خرما بنایا جاتا ہے جو اس خوشی کو اور بھی میٹھا کر دیتا ہے۔ اسی لیے اسے میٹھی عید بھی کہتے ہیں۔"

بچّے جو کہ خاموشی سے باتیں سن رہے تھے، میٹھے کے نام پر ان کے منھ میں پانی بھر آیا۔ بچّوں نے مس سے فرمائش کی کہ ہم بھی سویّاں کھائیں گے۔ اس پر اُستانی صاحبہ نے انھیں سویّاں کھلانے کا وعدہ کر لیا۔

زینب بولی: "اب دوسری عید کے بارے میں بتائیے۔"

"بچّو! عید الاضحیٰ کو بڑی عید بھی کہتے ہیں جو دس ذِی الحجہ کو منائی جاتی ہے۔ اس عید پر جان ور قربان کیے جاتے ہیں۔ یہ عید اس واقعے کی یاد دلاتی ہے جب اللہ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو خواب میں اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو قربان کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اللہ کا حکم پورا کرنے کے لیے جب حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو قربان کرنے کے لیے لِٹایا اور چُھری پھیرنا چاہی تو اللہ نے اُسی وقت حضرت جبریل علیہ السّلام کے ذریعے ایک دنبا بھیجا، جسے اُنھوں نے ذبح کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی قربانی قبول فرمالی۔ اس واقعے کے بعد سے مسلمان ہر سال اللہ کی راہ میں حلال جان ور گائے، بکری، اُونٹ، دُنبا اور بھیڑ قربان کرتے ہیں۔

اس کے بعد اُستانی صاحبہ نے ہندوؤں کے تیوہار کے بارے میں بتانا شروع کیا۔

"بچّو! دیوالی جو 'دیپاولی' کے نام سے بھی مشہور ہے، ہندوؤں کا ایک مشہور اور قدیم تیوہار ہے۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ جب ان کے شری رام اپنی قَسم پوری کرنے کے بعد سیتا جی کو ساتھ لے کر واپس آئے تو لوگوں نے بے حد خوشی منائی۔ گھر گھر چراغ جلائے گئے۔ اس دن ہر گھر کو سجایا جاتا ہے، مٹھائیاں بٹتی ہیں۔"

اُستانی صاحبہ نے اس کے بعد بچّوں سے مخاطب ہو کر بتایا:

"بچّو! ہمارے سِکھ بھائیوں کا بھی ایک تیوہار ہے، جسے بیساکھی یا ویساکھی کہتے ہیں۔ اس تیوہار کے موقعے پر ہر سال بڑی تعداد میں سِکھ پاکستان کے شہر حسن ابدال میں پنجہ صاحب کی زیارت یعنی یاترا کے لیے آتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں۔ اس دن سکھ یاتریوں کی بڑی تعداد ہمارے ہم سایہ ملک سے بھی آتی ہے۔"

"بچّو! 'کرسمس' کو مسیحی تیوہاروں میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس کے لیے ۲۵ دسمبر کی تاریخ بہت اہم ہے۔ اس دن حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پیدا ہوئے تھے۔ کرسمس کے موقعے پر مذہبی مجالس منعقد کی جاتی ہیں، خصوصی عبادتیں کی جاتی ہیں جن میں شجر کرسمس (روشنیوں کا درخت) کی رسم، تحفوں کا لین دین، سانتا کلاز کی آمد قابلِ ذکر ہے۔ دنیا کے کئی ممالک میں اس دن چھٹی ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ خرید و فروخت بھی کرسمس ہی کے موقعے پر کی جاتی ہے۔"

اتنے میں چُھٹی کی گھنٹی کی آواز سنائی دی۔ بچے اُستانی صاحبہ کو سلام کرتے ہوئے خوشی خوشی اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

# مشق

**سوال نمبر۱:** درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) مسلمانوں کے کن تیوہاروں کا سبق میں ذکر موجود ہے؟

(ب) عیدالاضحیٰ کس واقعے کی یاد دلاتی ہے؟

(ج) عیدالفطر کو میٹھی عید کیوں کہتے ہیں؟

(د) دیپاولی کیسے منائی جاتی ہے؟

(ہ) کرسمس کس تاریخ کو منایا جاتا ہے؟

(و) سکھوں کا تیوہار کیا کہلاتا ہے؟

**سوال نمبر ۲:** درج ذیل الفاظ کے مذکر یا مؤنث لکھ کر جملوں میں استعمال کیجیے:

گائے- اونٹ- بکری- بیٹا- اُستاد

**سوال نمبر ۳:** خالی جگہ پُر کیجیے:

(الف) عیدالاضحیٰ............. کو منائی جاتی ہے۔

(ب) اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السّلام کے ذریعے ایک............. بھیجا۔

(ج) ہمارے کچھ............. تیوہار ہوتے ہیں اور کچھ قومی۔

(د) کرسمس کے دن............. بھی آتا ہے۔

(ہ) بیساکھی کو............. بھی کہا جاتا ہے۔

**سوال نمبر ۴:** دیے گئے الفاظ خوش خط لکھیے اور درست تلفظ سے ادا کیجیے:

عیدالفطر - عیدالاضحیٰ - کرسمس - بیساکھی - دیپاولی

سوال نمبر۵:   تین مختلف تیوہاروں کے بارے میں ایک ایک پیراگراف لکھیے۔

سوال نمبر۶:   کالم "الف" کے لفظوں کو کالم "ب" کے دُرست جملوں سے ملا کر پڑھیے:

| الف | ب |
|---|---|
| مسلمان | گُردوارہ جاتے ہیں۔ |
| ہندو | گِرجاگھر جاتے ہیں۔ |
| سکھ | مَندر جاتے ہیں۔ |
| عیسائی | مسجد جاتے ہیں۔ |

**سرگرمیاں:** ۱-طلبہ کسی تیوہار کے پروگرام میں شرکت کا آنکھوں دیکھا حال کمرۂ جماعت میں سنائیں گے۔

۲- اس سبق میں جتنے تیوہاروں کا ذکر ہوا ہے، ان کے نام اور ان کے مذاہب کے نام کا چارٹ بنا کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں گے۔

۳-طلبہ رنگ بھریں گے۔

**برائے اساتذہ**

۱- طلبہ سے مختلف تیوہاروں کے بارے میں اظہارِ خیال کیجیے۔

۲- دیگر مذاہب کے طلبہ سے ان کے چھوٹے بڑے تیوہاروں کے بارے میں معلومات کا تبادلہ کیجیے۔

۳- انٹرنیٹ سے مختلف مذاہب کی معلومات حاصل کر کے طلبہ کو بتائیے۔

## حاصلاتِ تعلّم

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱- نظم سُن کر اِس سے متعلق تفہیمی اور تجزیاتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔
۲- نظم پڑھ کر اُلٹ معنی والے الفاظ کی نشان دہی کر سکیں۔
۳- ذخیرہ الفاظ میں ہم معنٰی الفاظ کا اضافہ کر سکیں۔
۴- نظم سن کر اشعار کا مطلب سمجھ سکیں۔
۵- درسی کتب کا املا کر سکیں۔
۶- بچوں کے رسالے اور کہانی کی کتابیں دل چسپی سے پڑھ سکیں۔
۷- اپنے رشتے داروں سے تعلقات کی نوعیت سمجھ کر روابط رکھ سکیں۔ مثلاً: دادا، دادی کا احترام اور ہم عمر رشتے داروں سے دوستی وغیرہ۔

# ماں باپ

خدا نے بنائی ہے یہ کائنات
اُسی نے بنائے ہیں دِن اور رات
وہ بچّوں بڑوں سب پہ ہے مہرباں
اُسی نے دیے ہیں ہمیں باپ ماں
سکھایا ہے جِینا تو ماں باپ نے
دِیا ہے قرینہ تو ماں باپ نے
نہیں ہے جنھیں باپ ماں کا خیال
بناتے ہیں خود زندگی کو وَبال
نہ مانا اگر حکم ماں باپ کا
تو ناراض ہم نے خُدا کو کِیا
نہ قدموں تلے ماں کے جنّت مِلی
نہ پھر باپ کی کوئی شفقت مِلی

(ثروت سلطانہ ثرؔوت)

## مشق

سوال نمبر۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) کس کا حکم نہ ماننے پر اللہ ناراض ہوتا ہے؟

(ب) زندگی وَبال کیسے بن سکتی ہے؟

(ج) کس کے قدموں تلے جنّت ہوتی ہے؟

(د) ماں باپ کا کہنا نہ ماننے والوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟

سوال نمبر ۲: دیے گئے الفاظ کے اُلٹ (متضاد) لکھیے:

جینا بڑا دن جنت ناراض

سوال نمبر ۳: یہ کائنات کس نے بنائی ہے؟ اس کے بارے میں پانچ جملے تحریر کیجیے۔

سوال نمبر ۴: کالم "الف" کو کالم "ب" کے ہم معنی الفاظ سے ملایئے:

| کالم الف | کالم ب |
|---|---|
| وبال | خفا |
| شفقت | سلیقہ |
| قرینہ | دُنیا |
| ناراض | مصیبت |
| کائنات | محبت |

سرگرمی: طلبہ بچوں کے رسالوں اور کہانی کی کتابوں سے منتخب نظمیں اور کہانیاں اپنے ساتھیوں کو سنائیں گے۔

**برائے اساتذہ**

۱- طلبہ کو ماں باپ اور قریبی رشتے داروں کی اہمیت اور اُن سے اچھّے برتاؤ کے بارے میں بتایئے۔

۲- نئے الفاظ کا املا لکھوایئے۔

**حاصلاتِ تعلّم**

اس سبق کی تدریس کے بعد طلباء:

۱- تصویر / کوئی حقیقی شے / مناظر دیکھ کر اُس کے متعلق زبانی بتا سکیں۔
۲- اپنی کاپی پر خطاطی کے مجوزہ فن پارے کی خوش خطی کر سکیں۔
۳- اپنی پسند، ناپسند اور دل چسپیوں سے متعلق بات چیت میں حصّہ لے سکیں۔
۴- تصاویر / اشیاء / مناظر دیکھ کر اپنی رائے موزوں انداز میں پیش کر سکیں۔
۵- پڑھی ہوئی کہانی اپنے لفظوں میں لکھ سکیں۔
۶- کہانی، واقعہ، مکالمہ اور ڈراما وغیرہ پڑھ کر نتائج اخذ کر سکیں۔
۷- خطاطی / مصوری / کرافٹس کے نمونے گوشۂ مطالعہ کے لیے تیار کر سکیں۔

# تصویری کہانی

(الف) اس تصویری کہانی کو موزوں انداز میں لکھیے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک کُتا ____________________

## سرگرمیاں:

۱- اسی طرح کی کوئی اور تصویری کہانی تلاش کر کے اپنی کلاس میں آویزاں کریں گے۔

۲-کمرۂ جماعت میں اس کوئی کہانی ڈرامائی انداز میں پیش کریں گے۔

۳- درج ذیل جان داروں کو ان کے رہنے کی جگہ سے ملائیں گے۔

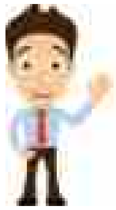

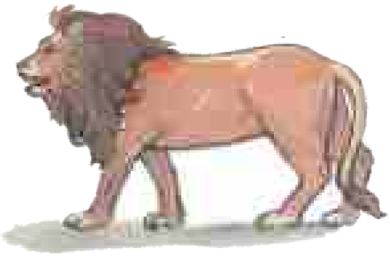

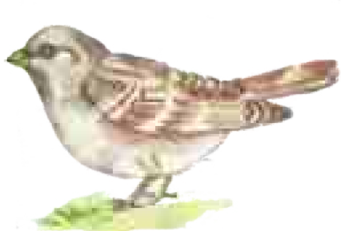

**برائے اساتذہ**

کہانی ڈرامائی انداز میں پیش کرنے میں طلبہ کی رہ نمائی کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱-پہیلی سن کر بُوجھ سکیں۔

۲-بچّوں کی کہانی کی کتابیں اور رسالے جمع کرنے کی عادت اپنا سکیں۔

۳-پہیلیوں کے جواب کی وضاحت کر سکیں۔

۴-اسباق میں اپنے پسندیدہ اسباق کا انتخاب کر سکیں۔

۵-پہیلیاں خود بہ خود بوجھ سکیں اور دوسروں سے بجھوا سکیں۔

۶-لطیفہ سُن / پڑھ کر اس کے مزاح کی وضاحت کر سکیں۔

۷- بچوں کے رسالے اور کہانی کی کتابیں دل چسپی سے پڑھ سکیں۔

# بُوجھو تو جانیں!

۱-ایک ڈبے میں میٹھے دانے - جب کھولا تو پڑے چبانے

۲-کان پکڑ کر ناک پہ بیٹھے - ناک چڑھی کہلائے، لوگ اسے آنکھوں پہ بٹھائیں

۳-دور پہاڑوں پر سے آئے - گھر میں آ کر گھُل مِل جائے

۴-سو گھوڑے ایک لگام - آگے پیچھے چلیں تمام

۵-سب کچھ دیکھے اور پہچانے - کون ہے جو اس کو نہ جانے

۶- گرچہ وضو کرتا نہیں، دیتا ہے اذانیں -کیا نام ہے اس شوخ کا، بتلاؤ تو جانیں

❖ ان پہیلیوں کے جوابات صفحہ نمبر ۱۰۴ پر موجود ہیں۔

# ذرا مُسکرائیے

۱- اُستاد: جس آدمی کو سُنائی نہ دے اسے اردو میں کیا کہتے ہیں؟

شاگرد: جو مرضی کہہ دو اُسے کون سا سُنائی دیتا ہے۔

---

۲-مریض (ڈاکٹر سے): ڈاکٹر صاحب! میں جب بھی چائے پیتا ہوں تو میری آنکھ میں درد ہونے لگتا ہے۔

ڈاکٹر: چائے پینے سے پہلے کپ میں سے چمچ نکال لیا کریں۔

---

۳- اُستاد: کوّے پر جو مضمون لکھنے کو دیا تھا، وہ لکھا؟

شاگرد: جی سَر

اُستاد: کہاں ہے وہ مضمون؟

شاگرد: ٹیچر! کوّے پر لکھا تھا اور وہ اُڑ گیا۔

---

۴-ایک بچہ تیزی سے گھر میں داخل ہوا

اور ایک بلب پر اپنا نام لکھ کر لگا دیا۔

ماں نے پوچھا: "بیٹا! یہ کیا کر رہے ہو؟"

بچے نے جواب دیا: "اپنا نام روشن کر رہا ہوں۔"

# مشق

**سوال نمبر ۱:** **درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:**

(الف) اس سبق میں آپ کو کون سی پہیلی سب سے زیادہ اچھی لگی اور کیوں؟

(ب) نمک کو ہم کون کون سی چیزوں میں استعمال کرتے ہیں؟

(ج) جو پرندہ آپ کو پسند ہے، اس پر تین جملے تحریر کریں۔

(د) مرغا کس وقت اذان دیتا ہے؟

(ہ) آپ تعلیم حاصل کر کے کیا بنیں گے؟

**سوال نمبر ۲:** **درج ذیل الفاظ جملوں میں استعمال کیجیے:**

ناک چڑھی - راہ - گھل مِل - شوخ - لگام

**سوال نمبر ۳:** **درج ذیل تصاویر کو ان کے ناموں سے ملائیے:**

| | |
|---|---|
| | آنکھ |
| | تسبیح |
| | قلم |
| 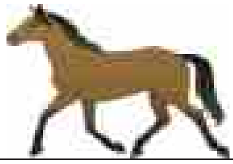 | ریل گاڑی |
| | گھوڑا |

سوال نمبر ۴:  آپ کو درج ذیل چیزوں میں سے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس پر پانچ جملے تحریر کریں۔

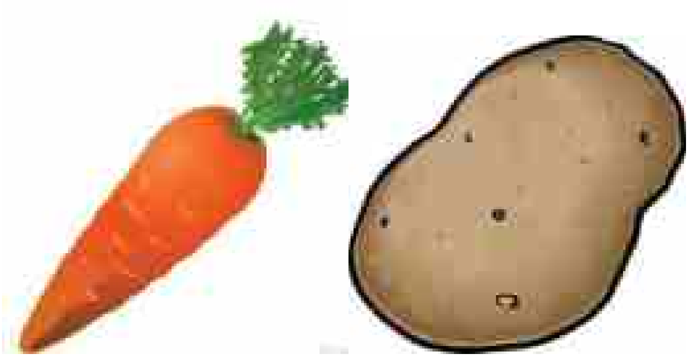

۱۔ ____________________

۲۔ ____________________

۳۔ ____________________

۴۔ ____________________

۵۔ ____________________

**سرگرمی:** طلبہ اپنی پسندیدہ کہانیاں، پہیلیاں اور لطیفے تلاش کر کے اپنی ڈائری میں تحریر کریں گے۔

**برائے اساتذہ**

طلبہ کو کہانیاں، پہیلیاں اور لطیفے تلاش کرنے کے لیے کُتب اور رسائل فراہم کیجیے۔

# دُعا

الٰہی! مجھ کو راہِ حق دکھا دے
جو مانگوں تو مجھے اس سے سِوا دے
زباں پر ہو تِرا ہی نام ہر دَم
مِرے اللہ مجھے ایسا بنادے
خلاؤں کو کھنگالوں میں الٰہی
مجھے عِلم و ہُنر کے پَر لگا دے
مِرے دم سے بڑھے عزّت وطن کی
مجھے دنیا میں ایسا مرتبہ دے
مِرا سینہ خزانہ علم کا ہو
مِرے مَولا مجھے عقلِ رَسا دے
ہو مجھ سے مُلک میں ایسا اُجالا

کوئی جیسے چراغِ رہ جَلا دے
مِرے دل میں بزرگوں کا اَدب ہو
مجھے جو دے خداوندا دُعا دے
فِدا ہوجاؤں میں شمعِ وطن پر
مجھے پروانۂ مِلّت بَنا دے

(ارشاد الحق قدّوسی)

❖ جوابات:

(۱) انار (۲) عینک (۳) نمک (۴) تسبیح (۵) آنکھ (۶) مرغا

# فرہنگ

## حمد

آقا: مالک

ہر آن: ہر وقت

مشکل آپڑنا: برا وقت آنا

رَازِق: رزق دینے والا یعنی (اللہ تعالیٰ)

خالق: بنانے والا

عنایت: مہربانی

## حضرت مُحمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خاتم النبیین: آخری نبی یعنی حضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ولادت: پیدائش

تجارت: کاروبار کرنا

قبائل: قبیلے کی جمع

معاہدہ: وعدہ

صادق: سچّا

امین: امانت رکھنے والا

حاکم: حکومت کرنے والا

بے دار: جاگنا، نیند سے اُٹھنا

تناول: کھانا کھانا

عیب: برائی

کامل ایمان: مکمل ایمان

محکوم: جس پر حکومت کی جائے

نعلین: حضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے جوتے مبارک

کامل: ماہر، مکمل

راہِ ہدایت: ہدایات والا راستا

## نعت

بول: الفاظ

بِچھڑ کر: الگ ہونا

نِرالا: علیحدہ، جُدا

عرش: آسمان

عالَم عالَم: دنیا، جہاں، کائنات

## حاکم ایسے ہوتے ہیں

مُہار: اونٹ کی ناک میں بندھی ہوئی رسّی

ناکافی: نامکمل، کم

خادم: خدمت کرنے والا

قحط: خشک سالی، کھانے پینے کی چیزوں کا نہ ہونا

خادم: نوکر

## حضرت علیؓ

بے پناہ: بہت زیادہ

خوف زدہ: ڈرا ہوا

وحی: اللہ تعالیٰ کا حکم جو پیغمبروں پر اُترتا ہے۔

اعتراض: نکتہ چینی کرنا، پسند نہ آنا

پیغام: زبانی بات

فریاد: آہ وزاری کرنا

نعمت: اللہ کی طرف سے ملی ہوئی عطا

فریب: دھوکہ

حقیر: کم، ادنیٰ

## قائدِ اعظمؒ

لب: ہونٹ

ازبر: زبانی یاد ہونا

اخوّت: بھائی چارہ

تنظیم: انتظام کرنا، ترتیب دینا

محکم: پکّا، مظبوط

ملت: قوم

## علامہ اقبالؒ

موقع: باری آنا، خاص وقت

تمنّا: خواہش

فریاد: شکایت

نعمت: مال ودولت، عطا

فریب: دھوکہ

حقیر: کسی کو کم سمجھنا

## چاند

ڈبکی: پانی میں ڈوبنا

غوطہ: پانی میں ڈوبنا

پینگ: جھولے میں بیٹھ کر جھولنا

## حسن علی آفندی

بے شمار: بہت زیادہ

افراد: فرد کی جمع (لوگ)

بہ خُوبی: اچھّے طریقے سے

عالمی رابطے: ساری دنیا سے رابطہ

مشعلِ راہ: راستے کی روشنی

ناقابلِ فراموش: کبھی نہ بھولنے والا

سَپوت: بیٹا

واقف: جانتے

مدھم: ہلکی

مترجم: ترجمہ کرنے والا

بے لوث: بے غرض، مخلص

اعتراف: کسی بات کو ماننا

تدفین: دفن کرنا

## ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

دِیاسلائی: چراغ جلانے کی تیلی

خلقت: لوگ، مخلوق

دھوبی: کپڑے دھونے والا

کُنجڑا: سبزی بیچنے والا

نائی: بال کاٹنے والا

پنساری: جڑی بوٹیاں، دوائیں بیچنے والا

حلوائی: مٹھائی بنانے والا

دُہائی: فریاد

## اُداس ہاتھی

کترانا: کنارہ کرنا، بچنا

دَھمک: زمین پر بھاری چیز کی آواز

باسی: رہنے والے، بسنے والے

مَیل: کیچڑ، گندگی

## زمین ایک عظیم نعمت

ریگستان: صحرا، ریتلا میدان

کوڑا کرکٹ: کچرا

کوڑے دان: کچرا ڈالنے کا ڈِبہ

## محنت کر

جالا تانا: باریک تار جو مکڑی بناتی ہے

ہاتھ میں دَم: ہاتھ میں طاقت

ہنر: فن

## ہماری آزادی

سماں: نظارہ، منظر

قوّمی نغمہ: وہ گیت جو پوری قوم کے لیے ہو

ملّی نغمہ: وہ گیت جو پوری ملت کے لیے ہو

پرچم کشائی: جھنڈا بلند کرنا

قوّمی ترانہ: وطن کا گیت

بہ راہِ راست: سامنے، اسی وقت

نشر: شایع ہونا، اعلان کرنا

ہجوم: بھیڑ

فاتحہ خوانی: کسی مرنے والے کو قرآنی آیات پڑھ کر بخشنا

بانیِ پاکستان: پاکستان کو بنانے والا مراد قائدِاعظم محمد علی جناحؒ

جاں نثاروں: جان قربان کرنے والا

اَن تھک: محنتی، نہ تھکنے والا

فلاحی: بھلائی

نقشِ قدم: پیروں کے نشان

تعمیر: بنانا

رونقیں: چمک دمک

## ٹی ٹوینٹی کرکٹ میچ

ارادہ: عزم، نیت

حوصلہ افزائی: ہمتّ بڑھانا

داد دینا: تعریف کرنا

مشکلات: پریشانی

## ہماری محبت وطن کے لیے

مہک: خوش بُو

مَسرت: خوشی

نظارے: منظر

شاہ راہیں: کشادہ راستہ

چلن: رواج

مَن: دل

## اچّھی باتیں

باہنیں: بازو

بلائیں لینا: قربان ہونا

پُرجوش: بہت محبت والا

مقابلے: دُوبدو ہونا

## میں اچھّا بنوں گا

اُجلا: سفید روشن

سلیقے: خوش اسلوبی، تمیز

صحبت: دوستی، ہم راہی

ہردَم: ہر وقت

## صحت وصفائی

جراثیم: بیکٹریا

اُصول: دستور، قاعدہ

غذا: کھانا

ہدایات: راہ نمائی کرنا

## تیوہار

دُھوم دھام: زور وشور

چراغاں: بہت سے دیے جلانا

پکوان: اچھّے کھانے،مزے دار کھانے

گردوارے: سِکھّوں کی عبادت گاہ کا نام

چرچ: عیسائیوں کی عبادت کرنے کی جگہ کا نام

اختتام: ختم ہونا

## ماں باپ

کائنات: دنیا

رُتبا: درجہ

قرینہ: ڈھنگ،اچھاطریقہ

شفقت: مہربانی،رحم

## بُوجھو تو جانیں

بھاری،وزنی

گُھل مِل: مِلا ہوا

شوخ: شریر

## دُعا

اُجالا: روشنی

راہِ حق: حق کا راستا، صحیح راستا

سِوا: بڑھ کر

ہردَم: ہر وقت

خزانہ: دولت

عقلِ رَسا: سُوجھ بُوجھ

جِلا: چمک

فدا ہونا: قربان ہونا

پروانۂ ملت: قوم کے لیے کام آنا

ابر: بادل

گَرد: مٹی

دشت: صحرا

بَن: جنگل

چَمن: باغ

عقل دنگ ہونا: حیران ہونا

اُمنگ: جوش،ولولہ